سہ ماہی

شمارہ نمبر 10

اپریل۔جون ۲۰۱۸ء

اسماعیل

واقفین نو کا تعلیمی و تربیتی رسالہ

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا

اور اللہ کی رسّی کو سب کے سب مضبوطی سے پکڑ لو اور تفرقہ نہ کرو

(آل عمران:104)

قدرت ثانیہ کا پانچواں دور

سو قدرت ثانیہ کا پانچواں دور بھی اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق ایک نیا باب ہے۔ دشمن پر ایک تازیانہ ہے۔ دشمن کی خوشیوں کو خاک میں ملانے کا ایک ذریعہ ہے۔ آج دشمن کی آنکھ پہلے سے بڑھ کر حسد کی نظر سے جماعت کی ترقیات کو دیکھ رہی ہے۔ کیونکہ یہ خود اس بات کو حسرت سے دیکھتے ہیں کہ تمام تر مخالفتوں کے باوجود جماعت احمدیہ خلافت کے سایہ تلے ترقی کرتی چلی جارہی ہے۔ چونکہ یہ لوگ، یہ مخالفین خود اس بات کو حسرت سے دیکھتے ہیں کہ تمام تر مخالفتوں کے باوجود جماعت احمدیہ خلافت کے سایہ تلے ترقی کرتی چلی جارہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس اعلان کی وارث بنتی چلی جارہی ہے کہ میں مومنین میں خلافت قائم کروں گا۔ اللہ تعالیٰ جماعت کو تمکنت عطا کرتا چلا جا رہا ہے۔ ہر روز اس کی جڑیں مضبوط سے مضبوط تر ہوتی چلی جارہی ہیں۔ ان مومنین کے ہر خوف کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اللہ تعالیٰ خلافت کی ڈھال کی وجہ سے اپنے تحفظ میں رکھے ہوئے ہے۔ باوجود دشمنوں کی تمام تر کوششوں کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کا پیغام دنیا کے کونے کونے میں اس حبل اللہ کو پکڑنے کی وجہ سے احمدی پہنچا رہا ہے اور بھولی بھٹکی انسانیت کو آنحضرت ﷺ کے جھنڈے تلے لا رہا ہے تاکہ وہ اپنے پیدا کرنے والے خدا کو پہچانیں۔

(خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، 27 مئی 2008ء، ایکسل لندن۔
شائع شدہ: الفضل انٹرنیشنل۔ خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی نمبر۔ 25 جولائی 2008ء تا 07 اگست 2008ء)

فہرست مندرجات

اپریل تا جون 2018ء

Waqf-e-Nau Central Department

22 Deer Park Road - London SW19 3TL, UK - Tel: +44 (0)20 8544 7633 - Fax: +44 (0)20 8544 7643 - email: editorurdu@ismaelmagazine.org

اداریہ

27 / مئی 1908ء کا دن جماعت احمدیہ کی تاریخ میں بہت اہمیت کا حامل دن ہے۔ کیونکہ اس روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق اُس خلافت کا دوبارہ آغاز ہوا جس کے بارہ میں آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ وہ خلافت نبوت کے طریق (منہاج) پر چلے گی۔ پہلی خلافت عَلیٰ مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق آپ ﷺ کی وفات کے بعد کچھ عرصہ رہی۔ اور پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ پر ختم ہوئی۔ دوسری خلافت عَلیٰ مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد شروع ہوئی جو قیامت تک جاری رہے گی۔

ہم خوش نصیب ہیں کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق زمانہ کے امام حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدئ معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مانا اور اَب آپؑ کی جانشینی میں خلافت احمدیہ کے ہاتھ پر بیعت کر کے اپنے آپ کو بیچ دیا ہے۔ یہ بیعت تو ہر فردِ جماعت نے کی ہے۔ مگر ہم واقفین نو کو چاہئے کہ خلیفۂ وقت کی اطاعت میں بہترین نمونہ ظاہر کریں اور خلیفۂ وقت کی ہر بات کو عملی جامہ پہنانے کے لئے بے چین ہوں۔ کیونکہ جماعت کی ترقی خلیفۂ وقت سے وابستہ ہے اور خلیفۂ وقت کا ہر ارشاد جماعت کی بہتری کے لئے ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہم واقفین نو اطاعت کا اعلیٰ ترین نمونہ ظاہر کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احمدیہ مسلم میڈیکل ایسوسی ایشن کی سالانہ کانفرنس کے موقع پر اپنے خطاب میں مختلف ڈاکٹرز کی ضرورت پر بات کرنے کے بعد خاص طور پر واقفین نو کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا تھا کہ انہیں اس میدان میں آگے آکر اپنے وقف کے عہد کو پورا کرنا چاہئے۔ نیز فرمایا کہ واقفینِ نو ڈاکٹرز کو جماعت کی خدمت کے لئے پوراوقت افریقہ میں یا کہیں اَور جماعتی ہسپتالوں میں دینا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب واقفینِ نو کے لئے اس شمارہ میں شامل کیا جارہا ہے۔

اللہ کرے کہ زیادہ سے زیادہ واقفین نو ڈاکٹرز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنے عہد کو پورا کرنے والے ہوں۔ آمین۔

مجلسِ ادارت

مدیر اعلیٰ / مینیجر
لقمان احمد کشور

مدیر (اردو)
فرخ راحیل

مجلس ادارت
صہیب احمد، عطاء الحیٔ ناصر
راشد مبشر طلحہ

معاون مینیجر
اطہر احمد باجوہ

سرورق ڈیزائن
عثمان ملک

ڈیزائن اندرون
چوہدری محمد مظہر

مدیر (انگریزی)
قاصد معین احمد
editorenglish@ismaelmagazine.org

پرنٹنگ
رقیم پریس فارنہم یوکے
آن لائن (Online)
www.alislam.org/ismael

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَ لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ۔ وَ اعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوْا۔ وَ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا۔ وَ كُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا۔ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ

(سورۃ آل عمران 103تا104)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا ایسا تقویٰ اختیار کرو جیسا اس کے تقویٰ کا حق ہے اور ہر گز نہ مرو مگر اس حالت میں کہ تم پورے فرمانبردار ہو۔ اور اللہ کی رسّی کو سب کے سب مضبوطی سے پکڑ لو اور تفرقہ نہ کرو اور اپنے اوپر اللہ کی نعمت کو یاد کرو کہ جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں کو آپس میں باندھ دیا اور پھر اس کی نعمت سے تم بھائی بھائی ہو گئے۔ اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر (کھڑے) تھے تو اس نے تمہیں اس سے بچا لیا۔ اسی طرح اللہ تمہارے لئے اپنی آیات کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ شاید تم ہدایت پا جاؤ۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے منصب خلافت پر متمکن ہونے کے بعد اپنے سب سے پہلے تحریری پیغام میں فرمایا:

"قدرتِ ثانیہ خدا کی طرف سے ایک بڑا انعام ہے جس کا مقصد قوم کو متحد کرنا اور تفرقہ سے محفوظ رکھنا ہے۔ یہ وہ لڑی ہے جس میں جماعت موتیوں کی مانند پروئی ہوئی ہے۔ اگر موتی بکھرے ہوں تو نہ تو محفوظ ہوتے ہیں اور نہ ہی خوبصورت معلوم ہوتے ہیں۔ ایک لڑی میں پروئے ہوئے موتی ہی خوبصورت اور محفوظ ہوتے ہیں۔ اگر قدرتِ ثانیہ نہ ہو تو دینِ حق کبھی ترقی نہیں کر سکتا۔ پس اس قدرت کے ساتھ کامل اخلاص اور محبت اور وفا اور عقیدت کا تعلق رکھیں اور خلافت کی اطاعت کے جذبہ کو دائمی بنائیں اور اس کے ساتھ محبت کے جذبہ کو اس قدر بڑھائیں کہ اس محبت کے بالمقابل دوسرے تمام رشتے کمتر نظر آئیں۔ امام سے وابستگی میں ہی سب برکتیں ہیں اور وہی آپ کے لئے ہر قسم کے فتنوں اور ابتلاؤں کے مقابلہ کے لئے ایک ڈھال ہے۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

"جس طرح وہی شاخ پھل لا سکتی ہے جو درخت کے ساتھ ہو۔ وہ کٹی ہوئی شاخ پھل پیدا نہیں کر سکتی جو درخت سے جدا ہو۔ اس طرح وہی شخص سلسلہ کا مفید کام کر سکتا ہے جو اپنے آپ کو امام سے وابستہ رکھتا ہے۔ اگر کوئی شخص امام کے ساتھ اپنے آپ کو وابستہ نہ رکھے تو خواہ وہ دنیا بھر کے علوم جانتا ہو وہ اتنا بھی کام نہیں کر سکے گا جتنا بکری کا بکروٹا۔"

پس اگر آپ نے ترقی کرنی ہے اور دنیا پر غالب آنا ہے تو میری آپ کو یہی نصیحت ہے اور میرا یہی پیغام ہے کہ آپ خلافت سے وابستہ ہو جائیں۔

اس حبل اللہ کو مضبوطی سے تھامے رکھیں۔

ہماری ساری ترقیات کا دارومدار خلافت سے وابستگی میں ہی پنہاں ہے۔ اللہ آپ سب کا حامی و ناصر ہو اور آپ کو خلافت احمدیہ سے کامل وفا اور وابستگی کی توفیق عطا فرمائے۔"

(الفضل انٹرنیشنل 23؍مئی 2003ء)

قال الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَطَاعَنِیْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ وَمَنْ یَّعْصِنِیْ فَقَدْ عَصَی اللّٰہَ وَمَنْ یُّطِعِ الْاَمِیْرَ فَقَدْ اَطَاعَنِیْ وَمَنْ یَّعْصِ الْاَمِیْرَ فَقَدْ عَصَانِیْ

(صحیح مسلم، کتاب الامارۃ باب وُجُوبِ طَاعَۃِ الْاُمَرَاءِ فِی غَیْرِ مَعْصِیَۃٍ وَتَحْرِیْمِھَا فِی الْمَعْصِیَۃِ)

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے میری اطاعت کی اس نے یقیناً اللہ کی اطاعت کی اور جو میری نافرمانی کرتا ہے وہ اللہ کی نافرمانی کرتا ہے اور جو امیر کی اطاعت کرتا ہے اس نے میری اطاعت کی اور جو امیر کی نافرمانی کرتا ہے اس نے یقیناً میری نافرمانی کی۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”تم میں سے ہر شخص خواہ دنیا کا کوئی کام کر رہا ہو اگر وہ اپنا سارا زور اس غرض کے لئے صَرف نہیں کر دیتا، اگر خلیفۂ وقت کے حکم پر ہر احمدی اپنی جان قربان کرنے کے لئے تیار نہیں رہتا، اگر اطاعت اور فرمانبرداری اور قربانی اور ایثار ہر وقت اس کے سامنے نہیں رہتا تو اس وقت تک نہ ہماری جماعت ترقی کر سکتی ہے اور نہ وہ اشخاص مومنوں میں لکھے جا سکتے ہیں۔

یاد رکھو! ایمان کسی خاص چیز کا نام نہیں بلکہ ایمان نام ہے اس بات کا کہ خدا تعالیٰ کے قائم کردہ نمائندہ کی زبان سے جو بھی آواز بلند ہو اس کی اطاعت اور فرمانبرداری کی جائے... ہزار دفعہ کوئی شخص کہے کہ مَیں مسیح موعود پر ایمان لاتا ہوں۔ ہزار دفعہ کوئی کہے کہ مَیں احمدیت پر ایمان رکھتا ہوں۔ خدا کے حضور اس کے ان دعووں کی کوئی قیمت نہیں ہو گی جب تک وہ اس شخص کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ نہیں دیتا جس کے ذریعہ خدا اس زمانہ میں اسلام قائم کرنا چاہتا ہے۔ جب تک جماعت کا ہر شخص پاگلوں کی طرح اس کی اطاعت نہیں کرتا اور جب تک اس کی اطاعت میں اپنی زندگی کا ہر لمحہ بسر نہیں کرتا اس وقت تک وہ کسی قسم کی فضیلت اور بڑائی کا حقدار نہیں ہو سکتا“۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 25؍ اکتوبر 1946ء۔ خطبات محمود جلد 27 صفحہ 553)

کلام الامام، امام الکلام

”اطاعت ایک بڑا مشکل امر ہے۔۔۔ یہ بھی ایک موت ہوتی ہے ...
جو شخص پورے طور پر اطاعت نہیں کرتا وہ اس سلسلہ کو بدنام کرتا ہے“

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”اطاعت ایک بڑا مشکل امر ہے۔ صحابہ کرامؓ کی اطاعت، اطاعت تھی کہ جب ایک دفعہ مال کی ضرورت پڑی تو حضرت عمرؓ اپنے مال کا نصف لے آئے اور ابو بکرؓ اپنے گھر کا مال و متاع فروخت کر کے جس قدر رقم ہو سکی لے آئے۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ سے سوال کیا کہ تم گھر میں کیا چھوڑ آئے؟ انہوں نے جواب دیا کہ نصف۔ پھر ابو بکرؓ سے دریافت کیا۔ انہوں نے جواب دیا کہ اللہ اور اس کا رسول گھر چھوڑ آیا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

”جس قدر تمہارے مالوں میں فرق ہے اسی قدر تمہارے اعمال میں فرق ہے“۔

کیا اطاعت ایک سہل امر ہے؟ [الحکم میں ہے: اطاعت کوئی چھوٹی سی بات نہیں اور سہل امر نہیں۔ یہ بھی ایک موت ہوتی ہے جیسے ایک زندہ آدمی کی کھال اتاری جائے ویسی ہی اطاعت ہے۔ (الحکم جلد 6 نمبر 39 صفحہ 10 مورخہ 31/ اکتوبر 1902ء)] جو شخص پورے طور پر اطاعت نہیں کرتا وہ اس سلسلہ کو بدنام کرتا ہے۔ حکم ایک نہیں ہوتا بلکہ حکم تو بہت ہیں جس طرح بہشت کے کئی دروازے ہیں کہ کوئی کسی سے داخل ہوتا ہے اور کوئی کسی سے داخل ہوتا ہے۔ اسی طرح دوزخ کے کئی دروازے ہیں ایسا نہ ہو کہ تم ایک دروازہ تو دوزخ کا بند کرو اور دوسرا کھلا رکھو۔“ (ملفوظات جلد 2 صفحہ 410 تا 411۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

☆-☆-☆

واقفینِ نَو کو احمدیت کے چمکتے ہوئے ستارے بننا چاہئے

جماعت احمدیہ یوکے کے نیشنل وقف نَو اجتماع کے موقع پر
حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے زرّیں نصائح پر مشتمل
انگریزی زبان میں فرمودہ اختتامی خطاب کا اردو ترجمہ۔
فرمودہ 25/فروری 2018ء بمقام طاہر ہال، بیت الفتوح، مورڈن
ترجمہ: فرخ راحیل

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ
وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الحمدللہ، آج یوکے کا نیشنل وقف نو اجتماع منعقد ہوا اور مجھے امید ہے کہ آپ سب کے لئے یہ اجتماع مفید ثابت ہوا ہوگا۔ شعبہ وقف نو مرکزیہ کی رپورٹ کے مطابق یہاں یوکے میں تقریباً 3200 واقفینِ نَو ہیں۔ وقفِ نو سکیم کے ممبران کی اتنی کثیر تعداد کا ہونا اللہ تعالیٰ کی ہماری جماعت پر عظیم برکتوں اور رحمتوں کا باعث ہے۔ اگر واقفینِ نَو کی تعداد میں اب کوئی بھی اضافہ نہیں ہوتا تب بھی ہمارے پاس ضرورت سے زیادہ واقفین ہیں جو ہماری جماعت میں ایک حقیقی روحانی انقلاب لا سکتے ہیں۔ تاہم اس انقلاب کو برپا کرنے کے لئے اور جماعت احمدیہ کے چمکتے ستارے بننے کے لئے ضروری ہے کہ آپ سب دین کے لئے اپنی زندگی وقف کرنے کے عہد کو پورا کریں۔

اسی طرح جب تمام موجودہ واقفینِ نَو اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لائیں گے تو انشاء اللہ ہمارے تبلیغی کاموں میں بہت زیادہ وسعت پیدا ہو جائے گی۔ بہر حال اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہم اب اختتام کو پہنچ گئے ہیں۔ بلکہ ہر گزرنے والا دن اس بات کا گواہ ہے کہ جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور برکتوں سے مسلسل کامیابی کے ساتھ بڑھ رہی ہے۔ لہٰذا ہر سال نَو مولود بچوں کی ایک کثیر تعداد یہاں یوکے میں بھی اور باقی دنیا میں بھی اس بابرکت سکیم کا حصہ بن رہی ہے۔

یہاں یوکے میں واقفینِ نَو کی کل تعداد میں سے ایک بہت بڑی تعداد اَب پندرہ سال یا پندرہ سال سے زائد عمر کو پہنچ گئی ہے۔ پس آپ میں سے ایک اکثریت ایسی عمر کو پہنچ گئی ہے جس میں انسان کا ذہن کافی پختہ ہو چکا ہوتا ہے اور انسان زیادہ آزاد ہو رہا ہوتا ہے۔ چنانچہ آپ میں سے بہتوں کو اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنا چاہئے اور اپنے اندر اُس عہد کا ادراک پیدا کرنا چاہئے جسے آپ کے والدین نے آپ کی طرف سے آپ کی پیدائش سے قبل کیا تھا۔ پس اَب آزادانہ طور پر تجدید عہد کے بعد آپ کو ذہنی طور پر اُن قربانیوں کے لئے بھی اور اپنی زندگی مکمل طور پر اسلامی تعلیمات کے مطابق گزارنے کے لئے بھی تیار رہنا چاہئے۔ ہر ممبر وقفِ نَو کے دل میں ہمہ وقت اللہ تعالیٰ کا خوف ہونا چاہئے اور وہ یہ جانتا ہو کہ اللہ تعالیٰ اُس کے ہر کام کو دیکھ رہا ہے۔

جیسا کہ مَیں نے کہا اس وقت واقفینِ نَو کی تعداد اس حد تک پہنچ چکی ہے کہ جماعت کے اندر ایک روحانی اور اخلاقی انقلاب لایا جا سکتا ہے۔ ایسے انقلاب کو برپا کرنے کے لئے یہ ضروری نہیں ہے کہ آپ میں سے سب کے سب جامعہ احمدیہ میں داخل ہو کر مبلغین بنیں۔ مبلغین کی ضرورت یقیناً روز افزوں بڑھ رہی ہے اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ زیادہ سے زیادہ لڑکے جامعہ احمدیہ میں داخل ہوں۔ لیکن ساتھ ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ واقفینِ نَو جو دوسری فیلڈز میں ہیں اپنے جماعتی فرائض کو سمجھیں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ وہ مسلسل دنیوی تعلیم کے ساتھ ساتھ اپنے دینی علم کو بھی بڑھا رہے ہیں۔

خواہ آپ جامعہ میں جانے کا پروگرام بنا رہے ہیں یا نہیں، آپ میں سے سب کو لازماً روزانہ قرآن کریم پڑھنا چاہئے اور اس کی تفسیر بھی پڑھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اس کے ساتھ ساتھ آپ کو احادیث اور کتب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مطالعہ کرنا چاہئے۔ اگر آپ ایسا کریں گے تب ہی اس مقام پر فائز ہوں گے جس میں آپ دوسروں کی رہنمائی اور ان کی اخلاقی بہتری کا کام کر سکیں گے۔ اور تب ہی آپ ہماری تبلیغی اور تربیتی مساعی میں ایک حقیقی مفید وجود بن سکیں گے۔ اور آپ اپنے کردار کو ادا کرنے کے لئے تیار ہوں گے جس سے دنیا میں ایک حقیقی روحانی انقلاب لایا جاسکے گا۔ جو علم آپ کو اس مطالعہ سے حاصل ہو گا اس سے آپ کو وہ دانشورانہ قوت اور صلاحیت ملے گی جس سے آپ مذہب مخالف کے دلائل کا رد کر سکیں گے۔

مزید برآں آپ کو مسلسل اپنا محاسبہ کرنا چاہئے۔ اور اپنی ذاتی کمزوریوں کو دُور کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ مثلاً بعض واقفین نَو کو یہ فکر لاحق ہوتی ہے کہ اگر وہ جماعت کو بہت زیادہ وقت دیں گے یا واقف زندگی بن جائیں گے یعنی کُل وقت کے لئے وقف ہو جائیں گے تو وہ دنیاوی لحاظ سے محروم رہ جائیں گے۔ انہیں تعجب ہوتا ہے کہ وہ کس طرح پیسے کمائیں گے اور اپنی ذاتی ضروریات اور فیملی کی ضروریات کو کس طرح پورا کریں گے۔ ایک واقفِ نَو کا اس طرح سوچنا غلط ہے۔ اور ایسا خیال کرنا ہرگز وقفِ نَو کی بابرکت سکیم کی روح کے مطابق نہیں ہے جس کا آپ حصہ ہیں۔ اس کے برعکس وقفِ نَو کا ممبر ہونے کی حیثیت سے آپ اس بات کو سمجھیں کہ دنیاداری اور دنیا کی جستجو آپ کا مقصد نہیں ہے بلکہ آپ کے اَہداف روحانی ہیں اور آپ کی زندگیاں جماعت کی خدمت میں گزریں گی۔ پس چھوٹی عمر سے ہی آپ کو اپنے اندر قربانی کی ایک حقیقی روح پیدا کرنی چاہئے۔ اگر آپ اپنے دین کو تمام دنیاوی امور پر مقدم رکھنے کے عہد پر مضبوطی سے قائم ہیں اور اُسے پورا کرنے کے لئے ایک طبعی جوش کے ساتھ پُرعزم ہیں تو اس قسم کی مالی فکریں آپ کے ذہن میں کبھی نہیں آئیں گی اور آپ پر دنیا کی کششیں اور مال و دولت کی جستجو اثر انداز نہیں ہو گی۔

جہاں تک آپ کی ذمہ داریوں کا تعلق ہے سب سے پہلے اور سب سے مقدم بات یہ ہے کہ ہر وقف نو کی عبادت کا معیار اعلیٰ ترین ہونا چاہئے۔ اور اس حوالہ سے اُسے دوسروں کے لئے ایک مثبت نمونہ ہونا چاہئے تاکہ دوسرے اس نمونہ پر چلیں۔ وقف نو کے ہر ممبر کو پنجوقتہ نمازوں کا پابند ہونا چاہئے اور انہیں زیادہ سے زیادہ نماز باجماعت ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اگر آپ کی رہائش قریبی مسجد یا صلوٰۃ سینٹر سے ایک بہت بڑے فاصلے پر واقع ہے تو آپ کو دوسرے لڑکوں کے ساتھ جو آپ کے قریب رہتے ہیں نماز باجماعت کا انتظام کرنا چاہئے۔ مزید برآں اپنے عہد کو پورا کرنے کے لئے آپ کو اپنے دین کا علم بھی ہونا چاہئے۔ یہ ناممکن ہے کہ آپ اپنے دین کی خدمت کریں اور آپ کو معلوم ہی نہ ہو کہ دین کیا ہے اور اس کے تقاضے کیا ہیں۔ جیسا کہ مَیں نے پہلے کہا ہے کہ قرآن کریم کے مطالعہ، احادیث کے مطالعہ، حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کے مطالعہ اور دوسرے جماعتی لٹریچر کے مطالعہ سے آپ کو مسلسل اپنے دینی علم کو بڑھانا چاہئے۔ اپنے آپ کو ایم ٹی اے

سے جوڑ لیں اور کم از کم ہر ہفتہ میرے خطبات کو سنیں۔

لوگ ہر لحاظ سے آپ میں اور دوسروں میں فرق کرنے کے قابل ہوں۔ لوگ آپ کے اعلیٰ اخلاقی معیاروں کو دیکھنے سے ہی آپ کو بطور ممبر وقفِ نَو شناخت کرنے والے ہوں۔ وہ آپ کو بطور نمونہ دیکھیں جس سے دوسرے سبق حاصل کر سکیں۔ مثلاً جوانی میں چھوٹی چھوٹی چیزوں پر غصہ کرنا آسان ہے لیکن بطور وقفِ نو آپ کو اپنے غصہ پر قابو رکھنا چاہئے اور ہر وقت صبر کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔ مزید بر آں جب آپ کا دوسرے لوگوں سے واسطہ پڑے تو نرمی سے بات کریں۔ آپ کا طور طریقہ اور آپ کے اخلاق مثالی ہونے چاہئیں۔ دوسروں کی مدد کے راستے تلاش کریں اور اُن کے مسائل حل کرنے کی کوشش کریں۔ دوسرے لوگوں کے درد کو اپنا درد سمجھیں اور انہیں راحت و آرام پہنچائیں۔

ہر وقت دوسرے احمدیوں اور غیر احمدیوں کو نظر آنا چاہئے کہ آپ کی اچھی تربیت ہوئی ہے اور آپ اپنی زندگی کے ہر پہلو میں اسلامی تعلیمات کے پابند ہیں۔ وقتاً فوقتاً بعض لوگوں کے سامنے اچھے رویہ کا مظاہرہ کرنا یا ایسے معاملات میں فراخ دلی کا مظاہرہ کرنا جن میں آپ کی ذاتی دلچسپی نہ ہو ایک آسان امر ہے۔ لیکن آپ کا اصل امتحان اس وقت ہو گا جب آپ کی کوئی ذاتی دلچسپی ہو گی یا آپ کو بعض مشکلات کا سامنا ہو گا۔ یہی وہ وقت ہے جب انسان کا اصل کردار اور اخلاقی قوتیں ظاہر ہوتی ہیں۔ پس وقفِ نو کا ممبر ہونے کی حیثیت سے آپ کو ہمیشہ اور ہر حال میں سچائی اور اچھے اخلاق پر قائم رہنا چاہئے۔ اسی طرح دوسروں کو نرم دل، عاجز اور بے نفس ہونے کی نصیحت کرنا تو آسان ہے مگر دوسروں کو نصیحت کرنے سے پہلے آپ کو اپنے اندر تبدیلی لانی چاہئے اور اپنی عادتوں کو بہتر بنانا چاہئے۔

اچھی صحبت بھی بہت اہمیت کی حامل ہے۔ اس لئے آپ کو حکمت کے ساتھ اپنے دوستوں کا انتخاب کرنا چاہئے۔ آپ کے دوست اچھے اخلاق کے حامل ہوں اور آپ بُرے اخلاق کا مظاہرہ کرنے والوں سے دُور رہیں۔ آپ کو جھگڑے اور فضول کی لڑائیوں سے بچنا چاہئے۔ آپ کو لڑکیوں سے نامناسب دوستیاں کرنے اور ان سے نامناسب تعلقات قائم کرنے سے بھی اجتناب کرنا چاہئے۔ چھوٹی عمر سے ہی آپ کو باقاعدگی سے جماعتی پروگراموں میں جانا چاہئے اور خود بھی اُن میں حصہ لینا چاہئے۔ آپ زیادہ سے زیادہ وقت جماعت کی خدمت کے لئے دیں۔

جہاں تک چھوٹی عمر میں تبلیغ کرنے کا تعلق ہے تو چھوٹی عمر سے ہی واقفین نو کو اسلام کا پیغام پھیلانے کی عادت ہونی چاہئے۔ آجکل بہت سے لوگوں کا اسلام کے بارہ میں منفی نظریہ ہے۔ چنانچہ آپ سب کے لئے اس غلط نظریہ کو دُور کرنے کا ایک بہت بڑا چیلنج ہے۔ اسلام ایک پُر امن، محبت والا اور رحم کی تعلیم دینے والا مذہب ہے۔ دوسروں سے زیادہ یہ آپ کی ذمہ داری ہے کہ دنیا کو اسلام کی یہ حقیقی تصویر دکھائیں۔ پس weekends یا چھٹیوں کے دوران آپ کو تبلیغ کرنی چاہئے اور اسلام پر جو جھوٹے الزامات لگائے جاتے ہیں ان کے دفاع میں اپنا کردار ادا کرنا چاہئے۔ جماعت اور جماعت کی ذیلی تنظیم مجلس خدام الاحمدیہ دونوں تبلیغی

پروگرام اور تقریبات منعقد کرتے ہیں۔ پس آپ کو ان پروگراموں میں اپنی خدمات پیش کرنی چاہئیں اور زیادہ سے زیادہ مدد کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اس طرح ایک طرف تو آپ کو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہو گی کہ آپ نے دوسروں تک اسلام کا پیغام پہنچایا ہے اور دوسری طرف آپ کا اپنا علم، تجربہ اور اعتماد بڑھے گا جس کا فائدہ انشاء اللہ آپ کو پوری زندگی ہو گا۔

مزید برآں عاجزی اور صبر بہت اہم اوصاف اور خصوصیات ہیں جو آپ میں ترقی کرنی چاہئیں۔ درحقیقت عاجزی ہر وقفِ نو کا امتیاز ہونا چاہئے۔ دوسری طرف آپ کو ہر قسم کے تکبر اور خود پسندی سے نفرت ہونی چاہئے۔ اور آپ کو ذاتی طور پر اس کے خاتمہ کے لئے ایک جہاد کرنا چاہئے۔ نیز آپ کو ہفتہ وار جمعہ ادا کرنا چاہئے اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ آپ میرے خطبات جمعہ سن رہے ہیں۔ آپ کو ہر وقت خلافت سے اپنے تعلق کو مضبوط کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ دوسروں سے بڑھ کر وقفِ نو کے ممبران کو ہمیشہ خلافت کی قربت پاتے اور خلافت سے رہنمائی حاصل کرنی چاہئے۔ آپ کو اطاعت کے حوالہ سے ایک نمونہ ہونا چاہئے اور خلیفۂ وقت افرادِ جماعت کو جو بھی ہدایات دیں ان کو سمجھنے اور ان پر پورا اترنے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہئے۔

جہاں تک آپ کی دنیاوی تعلیم کا تعلق ہے تو وہ واقفین نو جو سیکنڈری سکول میں پڑھتے ہیں خصوصاً 14 یا 15 سال کے واقفین نو کو سائنس کے مضامین میں ایک گہری دلچسپی پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ ان مضامین میں آگے بڑھنے کی کوشش کریں کیونکہ مبلغین کے علاوہ ہمیں ڈاکٹرز کی بھی بہت ضرورت ہے۔ ہمیں سائنس اور دوسرے مضامین کے اساتذہ بھی چاہئیں۔ اس لئے وقفِ نو کے ممبران کو teaching کی فیلڈ میں بھی جانا چاہئے۔

مزید میں آپ کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کے مطالعہ اور آپؑ کی جماعت سے وابستہ توقعات کو سمجھنے کی کیا اہمیت ہے۔ واقفِ نو ہونے کی حیثیت سے آپ کو ہر وقت لازماً اس حوالہ سے توجہ دینی چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی باتوں پر غور کریں اور جو بھی تعلیم آپؑ نے دی ہے آپ کا اُس پر پختہ ایمان ہونا چاہئے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ افرادِ جماعت اگر آپ کی ہدایات پر عمل نہیں کرتے تو وہ ایمان میں کمزور ہیں۔ اگر وقفِ نَو کے ممبران جو مستقبل میں ہماری جماعت کے سفیر ہیں خود اپنے ایمان میں کمزور ہیں تو ہم کبھی بھی دنیا میں انقلاب لانے اور دنیا

بعض واقفین نو کو یہ غلط فہمی ہوتی ہے کہ اگر وہ جماعت کو بہت زیادہ وقت دیں گے یا واقف زندگی بن جائیں گے یعنی کل وقتی کے لئے وقف ہو جائیں گے تو وہ دنیاوی لحاظ سے محروم رہ جائیں گے۔ انہیں یہ تشویش ہوتی ہے کہ وہ کس طرح پیسے کمائیں گے اور اپنی ذاتی ضروریات اور فیملی کی ضروریات کو کس طرح پورا کریں گے۔ یہ واقفین نو کا اس طرح سوچنا غلط ہے۔ اور یہ خیال کہ [illegible] وقف نو کی [illegible] تعلیم کی روح کے مطابق نہیں ہے جس کا آپ حصہ ہیں۔ اس لئے ہر ایک وقف نو کا ممبر [illegible] کی حیثیت سے [illegible] اس بات کو سمجھیں کہ [illegible] آپ کا مقصد نہیں ہے بلکہ آپ کے مقاصد روحانی ہیں اور آپ کی زندگیاں جماعت کی خدمت میں گزریں گی۔ ہر پہلو سے ہی آپ کو اپنے اندر قربانی کی ایک حقیقی روح پیدا کرنی چاہئے۔

کو نجات کی طرف رہنمائی کرنے کی توقع نہیں رکھ سکتے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس شدید خواہش کا بھی اظہار فرمایا ہے کہ افراد جماعت توحید کے قیام کو آگے بڑھانے والے ہوں یعنی اللہ کی وحدانیت کو جوش اور جذبہ کے ساتھ قائم کرنے والے ہوں۔ پس ہر موقع پر واقفین نو کو تبلیغ کے لئے بھی اور لوگوں کو خدائے واحد کی طرف لانے کے لئے بھی صف اوّل میں ہونا چاہئے۔ مزید بر آں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بار بار ذکرِ الٰہی، یعنی خدا تعالیٰ کو یاد کرنے کی اہمیت بیان فرمائی ہے۔ پس دن بھر میں پنجوقتہ نمازوں میں ہی نہیں بلکہ اس کے علاوہ بھی آپ کو دعا اور ذکرِ الٰہی کی عادت ڈالنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

نیز آپ اپنے خلاق اور اپنی روحانی حالت کو بہتر بنانے کے لئے ہمیشہ ترقی کرنے کی کوشش کریں۔ یہ کبھی نہ سوچیں کہ آپ نے وہ سب کچھ حاصل کر لیا ہے یا وہ تمام اَہداف پا لئے ہیں جن کا آپ سے تقاضا کیا جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ ایک حقیقی مومن کو کبھی مطمئن نہیں ہونا چاہئے بلکہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے اپنے تعلق کو بڑھانے اور تقویٰ میں ترقی کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اگر یہ روح آپ کے اندر موجود ہے تو انشاء اللہ آپ کامیاب ہوں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کی تائید و نصرت فرماتا ہے جو اس کی قربت حاصل کرنے کی کوشش میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرتے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں ہدایت دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ سنجیدگی کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہئے کہ وہ ہمیں تمام بداعمال سے محفوظ رکھے اور یہ کہ ہم ہمیشہ اور ہر وقت پاک رہیں اور تقویٰ پر قائم رہیں۔ آجکل کے معاشرے میں یقیناً بہت سے خطرات اور مخفی گڑھے موجود ہیں جن میں انسان گر سکتا ہے۔ چنانچہ یہ دعائیں اس صورتحال میں آپ کے اِرد گرد گناہ آلود اور پُرکشش ماحول سے محفوظ رہنے کے لئے زیادہ اہمیت کی حامل ہیں۔ دوسرے مواقع پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ ہماری جماعت صرف اُس وقت دوسرے مسلمانوں سے ممتاز ہوگی جب ہم سنجیدگی کے ساتھ سلام کی حقیقی تعلیمات پر عمل کریں گے اور ہر وقت قرآن کریم کو مشعل راہ بنائیں گے۔ پس وقف نو سکیم کے ممبران کو اس نکتہ کی طرف خاص توجہ دینی چاہئے۔

ہر معاملے میں اور ہر کام میں آپ کی رہنمائی کا ذریعہ اسلامی تعلیمات اور اس کے تقاضے ہونے چاہئیں۔ آپ کی زندگی کا ہر لحہ قرآن کریم کی تعلیمات اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک سنت کے مطابق ہونا چاہئے۔ اگر آپ کا برتاؤ اس کے مطابق ہے تو پھر نہ صرف آپ کو اس کا فائدہ ہوگا بلکہ آپ جماعت کے لئے فخر کا باعث بنیں گے اور دوسروں کے لئے بطور نمونہ بھی ہوں گے۔ اگر آپ بااخلاق اور ایماندار ہیں تو لوگ طبعی طور پر آپ کی طرف مائل ہوں گے اور آپ اُن کو مثبت طور پر متأثر کرنے کا ذریعہ بنیں گے۔

الحمد للہ ہماری جماعت میں بہت سے نو مبائعین ہیں۔ جب انہیں پوچھا جاتا ہے کہ جماعت کی طرف بنیادی طور پر کس چیز نے انہیں مائل کیا ہے تو بہت سے کہتے ہیں کہ اُن کو اسلام کی طرف لانے کا باعث ان کے احمدی دوستوں کے اچھے برتاؤ اور اچھے اخلاق ہیں۔ پس اگر آپ مخلص احمدی مسلمان ہیں اور آپ کا اٹھنا بیٹھنا اسلامی تعلیمات کے مطابق ہے تو آپ مسلسل ایک قسم کی خاموش تبلیغ میں حصہ لے رہے ہوں گے جس کا ثواب آپ کو اللہ تعالیٰ سے ملے گا۔ بے شک ہر احمدی کے اعلیٰ معیار ہونے چاہئیں اور ہر احمدی کو اس خاموش تبلیغ میں حصہ لینا چاہئے لیکن ہمارے واقفینِ نو کو اس حوالہ سے اعلیٰ معیار قائم کرنے والوں میں ہونا چاہئے۔

ہمیشہ یاد رکھیں کہ ہم خوش نصیب ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت

مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا اور ہمیں آپؑ کو ماننے کی توفیق ملی۔ مگر جیسا کہ مَیں نے پہلے کہا ہے کہ آپؑ کو ماننا ہی کافی نہیں بلکہ ہمیں لازماً اپنی حالت کو بہتر بنانے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہئے اور یہ کہ ہم شرائط بیعت پر عمل کرنے والے ہوں۔ اور جن باتوں کی ہم تبلیغ کرتے ہیں اُن پر ہم خود بھی عمل پیرا ہوں۔ اس حوالہ سے **حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:**

"آدمی کو بیعت کر کے صرف یہی نہ ماننا چاہئے کہ یہ سلسلہ حق ہے۔ صرف ماننے سے اللہ تعالیٰ خوش نہیں ہوتا جب تک اچھے عمل نہ ہوں۔"

آپؑ مزید فرماتے ہیں:

"کوشش کرو کہ جب اس سلسلہ میں داخل ہوئے ہو تو نیک بنو۔ متقی بنو۔ ہر ایک بدی سے بچو۔۔ زبانوں کو نرم رکھو۔ استغفار کو اپنا معمول بناؤ۔ نمازوں میں دعائیں کرو۔" (ملفوظات جلد 4 صفحہ 274۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

آخر پر میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اس مقدس عہد کو پورا کرنے کی صلاحیتیں عطا فرمائے۔ وہ عہد جو پہلے آپ کے والدین نے آپ کی پیدائش سے پہلے کیا تھا جس کی تجدید آپ نے خود اس کے بعد کی ہے اور چھوٹی عمر کے واقفین تو بچے بھی انشاء اللہ آئندہ کریں گے۔ اللہ کرے کہ آپ سب اپنے فرائض ادا کرنے والے ہوں اور آپ کا شمار ان لوگوں میں ہو جو اس دنیا میں حقیقی اور ہمیشہ قائم رہنے والے روحانی انقلاب لانے کا باعث بنیں۔ آمین۔ اب میرے ساتھ دعا میں شامل ہو جائیں۔

☆...☆...☆

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"یہ خلافت کی ہی نعمت ہے جو جماعت کی جان ہے اس لئے اگر آپ زندگی چاہتے ہیں تو خلافت احمدیہ کے ساتھ اخلاص ورووفا کے ساتھ چمٹ جائیں۔ پوری طرح اس سے وابستہ ہو جائیں کہ آپ کی ہر ترقی کا راز خلافت سے وابستگی میں ہی مضمر ہے۔ ایسے بن جائیں کہ خلیفۂ وقت کی رضا آپ کی رضا ہو جائے۔ خلیفۂ وقت کے قدموں پر آپ کا قدم ہو اور خلیفۂ وقت کی خوشنودی آپ کا مطمح نظر ہو جائے۔"

(ماہنامہ خالد ربوہ۔ سیدنا طاہر نمبر۔ مارچ 2004ء)

ہمارے پیارے امام
حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس
ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

خاندانی پس منظر

حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقدس خاندان سے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جو مبشر اولاد عطا فرمائی ان میں حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ اور حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے۔ ہمارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے نواسے اور حضرت مرزا شریف احمد صاحب کے پوتے ہیں۔ یوں آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پڑپوتے ہیں۔ یہ وہ سعید خاندان ہے جس کے بارہ میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ اگر ایمان ثریا ستارے پر بھی پہنچ گیا تو فارسی نسل کا ایک آدمی یا فارسی نسل کے لوگ اس کو واپس لے آئیں گے۔ حضرت مسیح موعود ... اللہ تعالیٰ نے اس خاندان کے افراد کو ... نام سے یاد کیا ہے کہ اے فارس کے بیٹو! توحید کو ...

نیک والدین

حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ...

مرزا منصور احمد صاحب تھے جو 31 مارچ 1911ء کو حضرت مرزا شریف احمد صاحب کے گھر پیدا ہوئے۔ آپ ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان اور ایک لمبا عرصہ تک امیر مقامی ربوہ بھی رہے۔ 10 دسمبر 1997ء کو آپ وفات پا گئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی والدہ ماجدہ حضرت صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ تھیں جو ستمبر 1911ء میں حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ہاں پیدا ہوئیں۔ آپ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ ...

... کی شادی 26 اگست 1934ء کو ہوئی جبکہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ان کے نکاح کا اعلان 2 جولائی 1934ء کو فرمایا تھا۔

... کے ہاں ربوہ میں پیدا ہوئے ...

ابتدائی تعلیم

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ابتدائی تعلیم سے لے کر بی اے تک کی تعلیم ربوہ سے حاصل کی۔ آپ نے میٹرک تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ اور بی اے تعلیم الاسلام کالج ربوہ سے کیا پھر ایم ایس سی کے

روزے کے جسمانی فوائد

Mattsonاپنی ٹیم کے ساتھ اس حوالہ سے تحقیقات کر رہے ہیں۔ انہوں نے 40چوہوں پر تحقیق کی ہے اور وہ اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ روزہ سے دماغ کے chemicalمیں 50فیصد اضافہ ہوا ہے جسے BDNF کہتے ہیں(BDNFوہ chemicalہے جو دماغ کو تقویت بخشتا ہے اور دماغ کو تیز کرتا ہے۔)۔لیکن پھر بے یقینی کا اظہار کرتے ہوئے لکھتی ہیں کہ ضروری نہیں کہ چوہوں میں جو نتائج ہمیں حاصل ہوئے ہیں وہ انسانوں میں بھی اسی طرح ہوں۔جبکہ بعض ماہرین صحت یقین سے کہتے ہیں کہ ایسا ہی ہے۔چنانچہ اس حوالہ سے آپ کو ایک مثال دیتے ہیں۔ Hewitt Nathanایک ماہر صحت ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ روزہ انسانی دماغ کو فعال رکھنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ کیونکہ روزہ، ایک خاص پروٹین کے بننے کے عمل کو تیز کر دیتا ہے۔ اس پروٹین کو BDNF کہا جاتا ہے۔ یہ BDNF انسانی دماغ کو ان تمام نقصانات سے بچاتا ہے جن کا تعلق Alzheimer`sDiseaseیا Parkinion`sDiseaseسے ہے۔

مندرجہ بالا دو حوالوں سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ ہمیں ہمیشہ تنقیدی نگاہ سے مطالعہ کرنا چاہئے اور اُن باتوں کو تلاش کرنا چاہئے جو اسلامی تعلیمات کی تصدیق کرتی ہوں۔وہ واقفین نَو جو تحقیقات کے شعبوں سے منسلک ہیں انہیں اپنی تحقیقات سے اسلام کی برتری ثابت کرنی چاہئے۔ اور پھر اپنی تحقیقات کو عام کرکے لوگوں کو بتانا چاہئے کہ سلام ہی وہ مذہب ہے جو ہر لحاظ سے کامل ہے۔یہ بھی تبلیغ ہے۔اللہ کرے کہ واقفین نَو اس میدان میں بھی بہت کامیاب ہوں۔

ذیل میں واقفین نَو کے لئے روزہ کے بعض اَور جسمانی فوائد درج کئے جارہے ہیں۔

روزے امراض کے علاج کے لئے مفید

غذا کے ماہرین نے تسلیم کیا ہے کہ غذا کا بہت کم استعمال مختلف امراض کے علاج کے لئے مفید ہے۔روزہ کے ذریعہ طبی فوائد تبھی حاصل ہوسکتے ہیں جب بوقتِ سحری وافطاری کھانے میں زیادتی نہ کی جائے۔

انسانی جسم ایک مشین کی طرح ہے جو خود بخود اپنے کام سرانجام دیتا رہتا ہے۔ لیکن جس طرح مشین کو مسلسل کام کرنے کے بعد آرام کی ضرورت ہوتی ہے اسی طرح ہمارے جسمانی اعضا کو بھی ان کے کام سے فرصت کی ضرورت ہوتی ہے۔ رمضان میں یہ کام بخوبی سرانجام پاتا ہے۔ ایک مہینہ کم کھانے پینے کے باعث ہمارا جسم آرام کرتا ہے اور پھر پورا سال کام کے لئے تیار ہوجاتا ہے۔

نظام انہضام کے لئے مفید

غذا ہضم کرتے وقت بدن کی قوت صَرف ہوتی ہے۔جبکہ روزہ کی حالت میں نظام انہضام میں مدد کرنے والے اعضاء کو آرام ملتا ہے۔ اور بدن کی یہ قوت جسم سے فاسد اور غیر ضروری مادوں کو خارج کرتی ہے اور اس طرح سے جسمانی صحت پر مثبت اثر ہوتا ہے۔

ماہرین صحت کے مطابق روزہ کولیسٹرول، بلڈ پریشر، موٹاپے اور معدہ و جگر کے کئی امراض پر قابو پانے میں مدد و معاون ثابت ہوتا ہے۔ معدہ و جگر کے امراض میں روزہ بہت مفید ہے۔

خلیوں کے درمیان مائع کی مقدار میں کمی کی وجہ سے خلیوں کی ٹوٹ پھوٹ کا عمل بھی سست ہو جاتا ہے۔

روزے کے دوران جب خون میں غذائی ذرّے کم ترین سطح پر ہوتے ہیں تو ہڈیوں کا گودہ حرکت کرتا ہے۔ اس کے نتیجہ میں جسمانی طور پر کمزور افراد روزے رکھ کر آسانی سے اپنے اندر زیادہ خون پیدا کر سکتے ہیں۔

موٹاپا اور جوڑوں میں درد دُور کرنے کے لئے مفید

بعض لوگ اپنے موٹاپے اور جوڑوں کے درد کی وجہ سے اکثر پریشان رہتے ہیں۔ روزہ اس قسم کے امراض کا بہترین علاج ہے۔روزہ وزن کم کرنے کے لئے ایک بہترین طریقہ ہے۔ یہ بات غور طلب ہے کہ روزہ کے دوران جسم کی چربی غیر معمولی طور پر کم ہو جاتی ہے، کیلوریز Calories کم ہو جاتی ہیں اور اس طرح وزن کم ہو جاتا ہے۔

روزے ظاہری خوبصورتی کے لئے مفید

روزے کی حالت میں انسانی جسم میں موجود ایسے ہارمونز حرکت میں آجاتے ہیں جو بڑھاپے کے خلاف مزاحمت کرتے ہیں۔ آپ یہ جان کر حیران ہوں گے کہ کم کھانے پینے سے عمر بھی بڑھتی ہے۔ بہت سی تحقیقات سے یہ ثابت ہوا ہے کہ وہ علاقے جہاں کے لوگ خوراک کا کم استعمال کرتے ہیں وہ زیادہ لمبا عرصہ زندہ رہتے ہیں۔ روزے سے انسانی جلد مضبوط اور اس پر موجود جھریوں میں کمی آتی ہے۔ماہرین کے مطابق روزہ دل و دماغ اور اعصاب کو سکون فراہم کرتا ہے۔روزہ ظاہری خوبصورتی میں بھی اضافہ کرتا ہے۔ روزے کے دوران ناخن اور سر کے بالوں کی نشوونما اور ان کی مضبوطی میں اضافہ ہوتا ہے۔روزے کی حالت میں جسم ان ہارمونز کو پھیلاتا ہے جو جلد کی خوبصورتی، ناخنوں کی چمک اور بالوں کی مضبوطی کا سبب بنتے ہیں۔

سحری اور افطاری کے وقت زیادہ مرغن اور مصالحہ دار غذائیں

کھانے سے اجتناب کرنا چاہئے۔ اگر ایسا نہ کیا جائے تو بجائے مثبت اثرات مرتب ہونے کے جسم پر منفی اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔

کھجور کے فوائد

افطاری کے وقت ایسے پھل یا غذا کا استعمال کرنا چاہیئے جو جلد ہضم ہونے والی ہو اور وہ بدن کی غذائی ضروریات کو بھی پورا کر سکے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھجور سے روزہ افطار کرنا پسند فرماتے تھے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر فعل میں بے شمار حکمتیں ہیں۔ کھجور سے بے شمار غذائی ضروریات پوری ہوتی ہیں۔ کھجور میں پروٹین، نشاستہ دار اجزاء، کیلشیم، فاسفورس اور فولاد کے علاوہ وٹامن (Vitamin) اے، بی اور سی موجود ہوتے ہیں۔ اس طرح سے کھجور جسم کو قوت دیتی ہے۔ بدن میں خون پیدا کرتی ہے۔ کمر، جگر اور گردہ کو طاقت دیتی ہے۔

روزہ کے جسمانی اور روحانی فوائد کے بارہ میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی ایک تحریر

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے سورۃ البقرۃ آیت 184 کی تفسیر میں روزہ کے جسمانی اور روحانی فوائد بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے:

"روزہ ایک دینی مسئلہ ہے۔ یا بلحاظ صحتِ انسانی دنیوی امور سے بھی کسی حد تک تعلق رکھتا ہے۔ پس لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ کے یہ معنے ہوئے کہ تا تم دینی اور دنیوی شرور سے محفوظ رہو۔ دینی خیر و برکت تمہارے ہاتھ سے نہ جاتی رہے یا تمہاری صحت کو نقصان نہ پہنچ جائے۔ کیونکہ بعض دفعہ روزے کئی قسم کے امراض سے نجات دلانے کا بھی موجب ہو جاتے ہیں۔ آجکل کی تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ بڑھاپا یا ضعف آتے ہی اس وجہ سے ہیں کہ انسان کے جسم میں زائد مواد جمع ہو جاتے ہیں اور ان سے بیماری یا موت پیدا ہوتی ہے۔ بعض نادان تو اس خیال میں اس حد تک ترقی کر گئے ہیں کہ کہتے ہیں جس دن ہم زائد مواد کو فنا کرنے میں کامیاب ہو گئے اس دن موت بھی دنیا سے اُٹھ جائے گی۔ یہ خیال اگرچہ احمقانہ ہے تاہم اس میں کوئی شبہ نہیں کہ تھکان اور کمزوری وغیرہ جسم میں زائد مواد جمع ہونے ہی سے پیدا ہوتی ہے۔ اور روزہ اس کے لئے بہت مفید ہے۔ مَیں نے خود دیکھا ہے کہ صحت کی حالت میں جب روزے رکھے جائیں تو دورانِ رمضان میں بے شک کچھ کوفت محسوس ہوتی ہے۔ مگر رمضان کے بعد جسم میں ایک نئی قوت اور تر و تازگی کا احساس ہونے لگتا ہے۔ یہ فائدہ تو صحت جسمانی کے لحاظ سے ہے مگر روحانی لحاظ سے اس کا یہ فائدہ ہے کہ جو لوگ روزے رکھتے ہیں خدا تعالیٰ اُن کی حفاظت کا وعدہ کرتا ہے، اسی لئے روزوں کے ذکر کے بعد خدا تعالیٰ نے دعاؤں کی قبولیت کا ذکر کیا ہے اور فرمایا ہے کہ مَیں اپنے بندوں کے قریب ہوں اور اُن کی دعاؤں کو سنتا ہوں۔ پس روزے خدا تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے والی چیز ہیں اور روزے رکھنے والا خدا تعالیٰ کو اپنی ڈھال بنالیتا ہے جو اُسے ہر قسم کے دُکھوں اور شرور سے محفوظ رکھتا ہے۔"

پس روزے انسان کی روحانی و جسمانی ترقی کے لئے بہت مفید ہیں۔ اللہ کرے کہ ہم سب بلحاظ عمر رمضان المبارک میں روزہ رکھ کر روحانی اور جسمانی فوائد حاصل کرنے والے بنیں۔ آمین

☆...☆...☆

ماخوذات:

- NewScientist شمارہ دسمبر 2017ء
- تفسیر کبیر جلد 2 صفحہ 375
- روزنامہ الفضل 26 ستمبر 2007ء
- https://www.lifehack.org/articles/lifestyle/10-benefits-of-fasting-that-will-surprise-you.html
- The Truth about Intermittent Fasting for Weight Loss by Rachel Meltzer Warren

ان میں برداشت کا مادہ دوسروں سے زیادہ ہے، لڑائی جھگڑا اور فتنہ و فساد کی صورت میں اس سے بچنے والے ہیں بلکہ صلح کروانے والے ہیں تو سپیشل ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 28 اکتوبر 2016ء

واقفینِ نَو عالمگیر

"واقفین نو عالمگیر" کے نام سے ہم نے ایک سلسلہ شروع کیا ہے جس میں ہم ایسے واقفینِ نَو کے انٹرویوز پیش کرتے ہیں جو میدانِ عمل میں آچکے ہیں اور جماعت احمدیہ کی کسی رنگ میں خدمت کرنے کی توفیق پا رہے ہیں۔ اگر آپ مندرجہ بالا زمرہ میں آنے والے کسی واقفِ نَو کو جانتے ہیں تو آپ اُن کا انٹرویو لے کر ہمیں ضرور ارسال کریں۔ اگر آپ خود اس زمرہ میں آتے ہیں تو اپنا انٹرویو بھی بھجوا سکتے ہیں۔ اس طرح دنیا بھر میں بسنے والے واقفینِ نَو کو رہنمائی بھی ملے گی اور میدانِ عمل میں خدمت کرنے والوں کے تاثرات سے بھی آگاہی حاصل ہو گی جس سے وہ اپنے مستقبل کا بھی اندازہ کر سکیں گے۔ نیز انہیں علم ہو گا کہ واقفینِ نَو کن کن شعبوں میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام واقفینِ نَو کو بے نفس ہو کر اور خلیفہ وقت کی توقعات کے مطابق احسن رنگ میں خدمت کی توفیق دے۔ آمین۔ (مدیر)

1۔ آپ ہمیں اپنے نام، تاریخ پیدائش، پیدائش کے مقام، تعلیم وغیرہ سے آگاہ کریں اور مختصراً بتائیں کہ آپ کا بچپن کیسا گزرا؟

خاکسار کا نام سعید الدین احمد ہے اور میرے والد مکرم حنیف احمد محمود صاحب، ایڈیٹر الفضل ربوہ ہیں۔ خاکسار 16/ اکتوبر 1987ء کو سیرالیون میں پیدا ہوا۔ اُس وقت میرے والد صاحب وہاں بطور مربیٔ سلسلہ خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔ خاکسار تقریباً تین (3) سال کا تھا کہ والد صاحب کی تقرری لاہور پاکستان ہو گئی اور ہم لاہور دارالذکر منتقل ہو گئے۔ مَیں نے لاہور میں ہی آٹھویں جماعت تک تعلیم حاصل کی اور پھر والد صاحب کے اسلام آباد تبادلہ کے بعد مَیں نے میٹرک اور FSC اسلام آباد کے Bahria College سے کیا اور پھر Bachelors کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے Bahria University Islamabad Campus میں داخلہ لے لیا۔ میں وہاں اپنی بڑی ہمشیرہ کے ہاں رہتا تھا کیونکہ اس وقت تک میرے والد صاحب کا تبادلہ ربوہ ہو چکا تھا۔ خاکسار نے اپنے Bachelors کی تعلیم 2010ء میں مکمل کی اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے رہنمائی حاصل کرنے کے بعد Scotland میں University of Dundee سے International Business and Human Resource Management میں ماسٹرز کیا۔ ماسٹرز کے لئے خاکسار کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے یونیورسٹی کی طرف سے 20 فیصد سکالرشپ بھی ملا۔

2۔ آپ واقفِ نَو ہیں۔ زندگی وقف کرنے کے لئے یعنی تجدید عہد کے لئے آپ کو کس چیز نے سب سے زیادہ متاثر کیا ہے؟

والد صاحب مربیٔ سلسلہ ہیں۔ گھر میں دینی ماحول ہونے کی وجہ سے بچپن سے ہی خاکسار کا وقف کرنے کی طرف بہت رجحان بھی تھا اور طبعی طور پر شوق بھی تھا۔ مَیں نے وقف کے بے انتہا فضلوں اور برکتوں کو بذات خود مشاہدہ کیا ہے جس نے مجھے بھی وقف کرنے کی طرف متحرک کیا۔ چنانچہ پڑھائی مکمل کرتے ہی خاکسار ہر سال تجدید وقف کرتا رہا۔

3۔ آجکل آپ کس رنگ میں جماعت کی خدمت کر رہے ہیں؟

خاکسار کی سب سے پہلی تقرری الشرکۃ الاسلامیہ اکاؤنٹس

ڈیپارٹمنٹ میں ہوئی تھی۔ اور اب خاکسار رقیم پریس یوکے میں خدمت کی توفیق پا رہا ہے۔

4۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آپ کو خدمت کرنے کے حوالے سے کیا نصیحت فرمائی ہے؟

پڑھائی مکمل ہوتے ہی میں نے اپنے آپ کو وقف زندگی کے لئے پیش کردیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خاکسار کا وقف قبول فرمایا۔ جب میری تقرری رقیم پریس میں ہوئی تو حضور انور کی طرف سے مکتوب مبارک موصول ہوا جس میں لکھا تھا کہ **"اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے۔ آپ کی کوششوں میں برکت ڈالے اور آپ کو خوب محنت اور لگن کے ساتھ بھرپور خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔"**

5۔ آپ کی روزمرہ کی مصروفیات کیا ہیں؟

تہجد اور نماز فجر کی ادائیگی کے بعد میں تھوڑا سا سو جاتا ہوں۔ اس کے بعد دفتر چلا جاتا ہوں جہاں نمازوں اور دوپہر کے کھانے کے علاوہ دفتری کاموں میں مصروفیت رہتی ہے۔ چھٹی کے بعد گھر جاکر تھوڑا سا آرام کرلیتا ہوں۔ اس کے بعد جماعتی کاموں میں مصروفیت ہوتی ہے۔ نمازوں کے بعد جماعتی کتب کا مطالعہ بھی کرلیتا ہوں۔

6۔ کیا آپ مذکورہ بالا خدمت کے علاوہ کسی اور خدمت کی توفیق پا رہے ہیں؟

خاکسار کو رقیم پریس میں خدمت کرنے کے علاوہ آجکل بطور ریجنل ناظم تبلیغ خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔

7۔ آپ اپنی فیملی کو کتنا وقت دیتے ہیں؟

فیملی کو وقت دینے کے حوالہ سے خاکسار کی یہی کوشش ہوتی ہے کہ

اپنی اہلیہ کو اور اپنے گھر والوں کو اچھی طرح وقت دے سکوں۔ خاکسار کے والدین پاکستان میں ہیں۔ صبح دفتر جاتے ہوئے سفر کے دوران میں ان سے بات کرلیتا ہوں۔ اِس کے علاوہ دفتر سے چھٹی کے بعد خاکسار کوشش کرتا ہے کہ زیادہ سے زیادہ وقت اپنے گھر والوں کے ساتھ گزاروں۔ اتوار کے روز خاکسار کو دفتر سے چھٹی ہوتی ہے۔ چنانچہ گھر کے کاموں کے علاوہ اپنے قریبی رشتہ داروں کو ملنے جاتا ہوں۔ اگر اتوار کے روز وقت میسر ہو تو سیر و تفریح کے لئے بھی جاتا ہوں۔

8۔ زندگی وقف کرنے والوں کو آپ کیا نصیحت کرنا چاہتے ہیں؟

زندگی وقف کرنے والوں کو خاکسار یہی نصیحت کرنا چاہتا ہے کہ بچپن سے ہی اپنے اندر صحیح طرح وقف کی روح جذب کرنے کی کوشش کریں۔ حقیقی خوشی اِسی میں ہے۔ آپ واقف نو ہیں۔ آپ کا کام اسلام اور جماعت کی خدمت کرنا ہے۔ اگر آپ نے اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کیا ہے تو اس پر قائم و دائم رہنا ہمارا فرض ہے۔ اگر کسی وجہ سے آپ کی ڈیوٹی نہیں لگ رہی تو بار بار صدقِ دل سے اپنا وقف پیش کرتے رہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ایک گہرا تعلق قائم کریں۔ اپنے وقت کا صحیح استعمال کریں۔ اپنی صحت کا خیال رکھیں اور حضور انور کا یہ ارشاد ہمیشہ اپنے ذہن میں رکھیں کہ "اللہ تعالیٰ سے کبھی بے وفائی نہ کرنا"۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو مقبول خدمت دین کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین۔

9۔ آپ جس خدمت پر مامور ہیں اس کی جماعتی اہمیت سے ہمیں آگاہ کریں۔

اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے "تکمیل ہدایت" فرمادی ہے۔ یعنی شریعت مکمل ہوگئی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں "تکمیل اشاعت ہدایت" ہونی ہے۔ چنانچہ اسی مقصد کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس آخری زمانہ کو نت نئی خادم دین ایجادات سے نوازا ہے۔ قرآنی پیشگوئی "وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ" کے مطابق صحیفوں کو پھیلانے والی ایک ایجاد پرنٹنگ پریس کی ہے۔ اور رقیم پریس فارنہم بھی اسی سلسلہ کا ایک پھل ہے جس میں خاکسار کو خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔ رقیم پریس فارنہم جماعت کا مرکزی پریس ہے جس میں جماعت کی مختلف کتب و رسائل بشمول ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کی طباعت ہوتی ہے۔ یہاں سے شائع ہونے والے رسائل میں التقویٰ، النصرت، انصار الدین، مواز نۂ مذاہب شامل ہیں۔ رقیم پریس فارنہم یوکے کو وقف نو مرکزیہ کے دونوں رسالے "اسماعیل" اور "مریم" بھی شائع

کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اس پریس میں کتابوں کی ڈیزائننگ، لے آؤٹ سیٹنگ، پلیٹ میکنگ اور پرنٹنگ سے لے کر فولڈنگ، بائینڈنگ اور کٹنگ کی جاتی ہے۔ اِن تمام امور کو سرانجام دینے کے لئے جو مشینیں دستیاب ہیں اُن میں سرفہرست Heidelberg، CTP Screen، SetMaster، MullerMartini، ShotStar ہیں۔ اِن ذمہ داریوں کے علاوہ خاکسار فٹنگ، ای میلنگ اور لیٹر ڈرافٹنگ بھی کرتا ہے۔

10۔اور کوئی بات جو آپ ہم سے share کرنا چاہتے ہیں؟

خاکسار اپنے تمام واقفین نو بھائیوں سے اپنی پیدائش کا واقعہ share کرنا چاہتا ہے۔ خاکسار حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں کی قبولیت کا ثمر ہے۔ حضورؒ نے جب وقف نو کی تحریک کا اعلان فرمایا، تب خاکسار کے والد مکرم حنیف احمد محمود صاحب سیرالیون میں بطور مبلغ سلسلہ Southern Province خدمات سرانجام دے رہے تھے۔ جب والد صاحب کو اس تحریک کا علم ہوا تو آئندہ ہونے والی اولاد کو وقف کرنے کا ارادہ کیا اور حضورؒ کو فوراً خط لکھا کہ آئندہ ہونے والی اولاد کو وقف کرتا ہوں۔ چونکہ والدین کی پہلے تین بیٹیاں تھیں اس لئے طبعاً نرینہ اولاد کی خواہش تھی۔ والد صاحب نے ہر جمعہ کے روز حضورؒ کی خدمت میں خط لکھا اور تقریباً پچاس سے زائد خطوط بھیجنے کی توفیق پائی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے والد صاحب کو تسلی کے خطوط موصول ہوتے رہے جن میں حضورؒ نرینہ اولاد اور صحت مند اولاد کے لئے دعائیں دیتے رہے اور ایک خط کے جواب میں ولد صاحب کو تحریر فرمایا کہ "آپ کا خط ملا، گھبرائیں مت۔ دینی کاموں میں ہمہ تن مصروف رہیں۔ اِس دفعہ اللہ تعالیٰ چندِ ماہتاب لڑکے سے نوازے گا۔" خاکسار کے والد محترم نے نام رکھنے کے لئے بھی حضور کی خدمت میں درخواست کی۔ حضور نے ایک خط میں تحریر فرمایا کہ "نام پہلے بھجوا چکا ہوں"۔ والد صاحب کو یہ نام والا خط بہت بعد میں ملا۔ جس میں حضور نے اپنے دستِ مبارک سے سعیدالدین احمد نام تحریر فرمایا تھا۔ خاکسار کی پیدائش سے پہلے خاکسار کی والدہ صاحبہ نے ایک خواب میں دیکھا کہ "چاندنی رات ہے اور اکتوبر کا مہینہ ہے، ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چل رہی ہے، جو جسم کو بھلی محسوس ہو رہی ہے۔ اور چاند اپنے پورے جوبن کے ساتھ چمک رہا ہے۔" حضورؒ کی خدمت میں جب یہ خواب بھجوائی گئی تو حضور انور نے تحریر فرمایا کہ "اِس کی پیدائش سے پہلے والی خواب مبارک ہے، الحمدللہ"۔ خاکسار کی پیدائش اکتوبر کے مہینے میں ہوئی، چاندنی رات تھی اور جمعہ کا مبارک دن تھا۔

اللہ کرے کہ خاکسار حضور انور کی توقعات کے مطابق وقف کے تمام تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے اپنے وقف کو نبھانے والا ہو۔ آمین۔

☆.☆.☆

عاجزی اور بے نفسی میں سب سے بڑھے ہوئے ہیں، تکبر سے نفرت اور اس کے خلاف جہاد کرنے والے ہیں تو بڑے سپیشل ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 28 اکتوبر 2016ء

مسجد بیت الصمد گیزن (Giessen) کا افتتاح

21/ اگست 2017ء کو جرمنی کے شہر گیزن میں نئی تعمیر ہونے والی مسجد "مسجد بیت الصمد" کا افتتاح تھا۔ گیزن کی ایک خاصیت یہ ہے کہ اس شہر میں ایک یونیورسٹی بھی ہے۔

4 بجکر 55 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیت السبوح (فرینکفرٹ) سے مسجد بیت الصمد کے لئے روانگی ہوئی اور 5 بجکر 45 منٹ پر گیزن تشریف آوری ہوئی۔ مسجد بیت الصمد آمد پر حضور انور نے یادگاری تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔ اس کے بعد حضور انور نے مسجد میں نمازِ ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور نے وہاں کے لوکل افرادِ جماعت کو ملاقات کا شرف بخشا اور لوکل احمدی بچوں میں چاکلیٹ تقسیم فرمائی۔

گیزن میں پریس کانفرنس

اس کے بعد 6 بجکر 25 منٹ پر حضور انور ایک قریبی سینٹر بنام Kongresshalle Giessen کے لئے روانہ ہوئے جس میں ایک استقبالیہ تقریب منعقد کی گئی تھی۔ اس تقریب میں 265 سے زائد معزز شخصیات اور مہمانوں نے شرکت کی۔ استقبالیہ تقریب سے قبل 15 منٹ کی ایک مختصر پریس کانفرنس ہوئی جس میں حضور انور سے جماعت احمدیہ مسلمہ کے مقاصد، دہشتگردی اور انتہاپسندی کے بڑھنے، radicalisation کے خاتمہ اور اسلام میں مرد اور عورت کو ایک دوسرے سے جدا رکھنے یعنی segregation کے بارہ میں سوالات کئے گئے۔

ایک جرنلسٹ نے حضور انور سے سوال کیا کہ یورپ میں مسلمانوں سے نفرت بڑھنے کی کیا وجوہات ہیں؟

اس کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ دہشتگردی کے حملوں اور دوسری ظلم و زیادتیوں کی وجہ سے طبعی طور پر خوف اور غصہ پیدا ہوتا ہے۔ حضور انور نے باربار یہ بات واضح فرمائی کہ ہر قسم کی دہشتگردی اور انتہاپسندی اسلام کی تعلیمات کے برخلاف ہے اور یہ کہ احمدی مسلمان اسلام کی حقیقی تعلیم کے آئینہ دار ہیں۔

اس پر ایک خاتون جرنلسٹ نے سوال کیا اور کہا کہ اکثر مسلمان احمدیوں سے اتفاق نہیں رکھتے اور آپ کو مسلمان تسلیم نہیں کرتے؟

جرنلسٹ کی یہ بات کوئی نئی بات نہیں تھی۔ گزشتہ سالوں سے حضور انور کے انٹرویوز لینے والے یا ہمارے پریس اینڈ میڈیا کے ممبران سے ملنے والے کئی جرنلسٹس نے بڑے وثوق سے یہ کہنے کی کوشش کی ہے کہ احمدی اسلام کی نمائندگی نہیں کرتے کیونکہ ہم مسلمانوں کی ایک اقلیت ہیں۔

اس پر حضور انور نے بہت خوبصورت انداز میں جرنلسٹ کو آگاہ کیا کہ اسلام میں احمدیت کی اس قسم کی مخالفت حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سچائی کی دلیل ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کا پورا ہونا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشگوئی تھی کہ مسلمانوں کی اکثریت اسلام کی حقیقی تعلیم بھول جائے گی۔ تب اللہ تعالیٰ ایک مصلح کو مبعوث فرمائے گا جو اسلام کی سچی تعلیم کا احیائے نَو کرے گا۔

حضور انور نے مزید فرمایا: مسلمانوں کی اکثریت نے احمدیت قبول نہیں کی لیکن اس کے باوجود ہر سال کئی ہزار افراد جماعت احمدیہ میں داخل ہو رہے ہیں۔ 128 سال قبل فقط ایک شخص نے جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی جو انڈیا کے ایک دُور افتادہ بستی میں رہتا تھا۔ اور اب دنیا بھر میں اس کے کئی ملین پیروکار ہیں۔ ایک مذہبی جماعت کے لئے مکمل طور پر پھیلنا کوئی قلیل مدت کا کام نہیں ہے بلکہ اس کے لئے ایک لمبا وقت درکار ہوتا ہے۔ مثلاً عیسائیت دنیا میں تین سو سال سے زائد عرصہ میں پھیلی تھی۔ لیکن بانیٔ جماعت احمدیہ علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تین سو سال پورے نہیں ہوں گے کہ لوگوں کی اکثریت اسلام کی حقیقی تعلیم کو تسلیم کرلے گی جو کہ احمدیت ہے۔

حضور انور نے اپنے جواب میں اس دعوے کا رد فرمایا کہ ہمارے نظریات اسلام کی تعلیمات سے ہٹ کر ہیں۔ حضور انور نے واضح فرمایا کہ مسلمانوں کا ہماری تعلیمات پر اعتراض کرنا در حقیقت ہماری سچائی کی دلیل ہے۔ جماعت احمدیہ تعداد کے لحاظ سے اسلام میں برتری کی دعویدار نہیں ہے مگر ہم یہ دعویٰ کرنے کے حقدار ہیں کہ ہم اسلام کی حقیقی تعلیمات کی نمائندگی کر رہے ہیں۔

ایک اور جرنلسٹ نے کہا کہ احمدی عورتیں دوسرے ہال میں بیٹھی ہیں۔ یہ حقیقت کس طرح انٹیگریشن (Integration) سے مطابقت رکھ سکتی ہے؟

حضور انور نے لاتعداد مواقع پر اس بات کو واضح فرمایا ہوا ہے کہ مرد اور عورت کا اکٹھے بیٹھنا یا حجاب سے انکار کرنا Integration نہیں ہے۔

حضور انور نے اس سوال کے جواب میں فرمایا: Integration ہرگز یہ نہیں ہے کہ اپنے سروں کے سکارف اُتار دیں اور ہر قسم کی شرافت، پاکبازی اور حیاداری کو چھوڑ دیں۔ Integration ہرگز clubbing اور شراب پینا نہیں ہے۔ میرے نزدیک Integration یہ ہے کہ آپ اپنے ملک سے پیار کریں، قانون کی پابندی کریں اور اپنی تمام استعدادوں سے ملک کی بہتری کے لئے کام کریں۔ نیز ہر مہاجر کو ایمانداری اور وفاداری سے اس ملک کی ترقی کے لئے کام کرنا چاہئے جس میں اسے پناہ ملی ہے۔

حضور انور نے مزید فرمایا:

مرد اور عورت کو الگ الگ رکھنا ایک مذہبی معاملہ ہے اور مذہبی تعلیم کی وجہ سے ایسا ہے۔ لیکن احمدی عورتوں کو اس وجہ سے کسی قسم کی محرومی کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔ ہماری جماعت میں کئی عورتیں ڈاکٹرز، نرسز، سائنسدان اور آرکیٹیکٹس ہیں۔ ان کے علاوہ احمدی عورتوں نے کئی اور پیشوں کو اختیار کیا ہوا ہے۔ وہ ایک پروفیشنل ماحول میں کام کر رہی ہیں اور آگے بڑھ رہی ہیں۔ لیکن نماز اور عبادت کے وقت وہ اپنی مذہبی تعلیمات کی وجہ سے الگ رہنا پسند کرتی ہیں۔

حقیقی Integration کا ایک واقعہ

پریس کانفرنس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہال کے بیرونی حصہ میں تشریف لے گئے۔ لارڈ میئر آف گیزن محترمہ Dietlind Grabe-Bolz نے "مسجد بیت الصمد" کے افتتاح کی خوشی میں ایک پودا جماعت کو پیش کیا جو مسجد کے احاطہ میں لگایا جانا تھا۔ چنانچہ انہوں نے حضور انور سے اس پودے کو پانی دینے کی درخواست کی۔ اس پودے کو جو پانی دیا گیا وہ شہر کی نہر سے لیا گیا تھا۔ لارڈ میئر نے کہا کہ یہ پودا اس بات کا ایک نشان ہوگا کہ شہر نے نئی مسجد کا خیر مقدم کیا ہے۔

جب حضور انور پودے کو پانی دینے کے لئے آگے بڑھے تو لارڈ میئر پیچھے کھڑی رہیں۔ شاید وہ خیال کر رہی تھیں کہ عورت ذات ہونے کی وجہ سے حضور انور اُس کے ساتھ پودے کو پانی دینا پسند نہیں فرمائیں گے۔ **حضور انور نے اس بات کو نوٹ کیا اور فرمایا:**

ہم دونوں کو پانی دینے والے برتن کو پکڑنا چاہئے اور اکٹھے پودے کو پانی دینا چاہئے۔

حضور انور کے اس انداز سے لارڈ میئر بہت حیران ہوئیں اور خوشی کا بھی اظہار کیا۔ لارڈ میئر نے حضور انور سے پوچھا کہ واقعی اس میں کوئی مضائقہ نہیں کہ مَیں حضور کے ساتھ پانی دوں۔ اس پر حضور انور نے دوبارہ اُسے آگے آنے کے لئے کہا۔ چنانچہ لارڈ میئر نے حضور انور کے ساتھ پانی دینے والے برتن کو ایک ساتھ پکڑ کر پودے کو پانی دیا۔

اس دوران حضور انور مسکرا رہے تھے اور فرمایا:

'یہ حقیقی Integration ہے۔'

گو حضور انور کا انداز بہت سادہ تھا مگر سوچنے پر مجبور کرنے والا اور بہت اثر کرنے والا انداز تھا۔ جس نے لارڈ میئر کے ذہن میں اسلام میں عورت کی حیثیت کے حوالہ سے اُٹھنے والے ہر قسم کے منفی خیالات کو دور کر دیا کہ عورت کی مرد سے کم حیثیت ہے۔ (نعوذ باللہ)۔

حضور انور اسلامی تعلیمات کی وجہ سے عورتوں سے ہاتھ نہیں ملاتے مگر اس بات کو ہمیشہ واضح فرماتے ہیں کہ ایسی دُوری مرد اور عورت کو امن کے لئے اور سوسائٹی کی بہتری کے لئے اکٹھے کام کرنے سے ہرگز نہیں روکتی۔

افتتاحی تقریب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب

مسجد بیت الصمد کی افتتاحی تقریب میں مہمانوں کے ایڈریسز کے بعد حضور انور نے خطاب فرمایا۔ حضور انور نے مذہبی آزادی، سوسائٹی میں رواداری اور اسلامی تعلیمات کے مختلف پہلوؤں کے حوالہ سے بات کی۔ خطاب کے آغاز میں حضور انور نے فرمایا:

"اس مسجد کا نام "مسجد بیت الصمد" ہے۔ اور "الصمد" خدا تعالیٰ کی صفات۔ میں سے ایک صفت ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ ہمیشہ قائم رہنے

والی (ذات) جس کو کسی کی ضرورت نہیں ہے جبکہ باقی جو سب مخلوق ہے، دنیا کی ہر چیز جو ہے اس کو خدا کی ضرورت ہے۔ گویا کہ خدا تعالیٰ ایک ایسی ذات ہے اور ایک ایسی ہستی ہے جو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہنے والی ہے۔"

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تخلیق کائنات کے حوالہ سے BigBang، Black Hole وغیرہ کی مثالوں سے واضح فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے قائم ہے اور ہمیشہ قائم رہے گا۔

اس کے بعد حضور انور نے فرمایا: "تو یہ سائنس کی باتیں بھی خدا تعالیٰ نے ہمیں اس زمانہ کے لئے سمجھا کے بتا دیں کہ مَیں ہمیشہ سے تھا اور ہمیشہ رہوں گا اور میری طرف ہی تم رجوع کرو۔ اگر عبادت کرنی ہے تو میری طرف ہی جھکو، اگر پناہ لینی ہے تو میری طرف آؤ کیونکہ یہی "الصمد" نام کا مطلب ہے۔"

اسلام نے مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کے تمام نبیوں پر ایمان لانا اور ان کی عزت کرنا سکھایا ہے اور بتایا ہے کہ یہ تعلیم مذہبی رواداری کی بنیاد ہے۔ اس بارہ میں حضور انور نے فرمایا:

"جب ہم یہودیوں کی بات کرتے ہیں، حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بات کرتے ہیں تو ہم علیہ السلام کہتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان پر سلامتی بھیجے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نبی اور نیک بندے تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بات کرتے ہیں تو ان پر بھی ہم سلامتی بھیجتے ہیں کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کے ایک نیک بندے تھے اور دنیا میں پیار اور محبت بکھیرنے آئے تھے۔"

حضور انور نے مذہبی اختلافات کا احترام کرنے اور انہیں نفرتوں اور فاصلوں کی وجہ نہ بنانے کے بارہ میں فرمایا:

"بعض جو مذہبی باتیں ہیں ان کے اوپر زیادہ زور نہیں دینا چاہئے کیونکہ اس سے پھر نفرتیں پیدا ہوتی ہیں یا فاصلے بڑھتے ہیں۔ اگر نفرت نہ بھی ہو۔ (تب بھی) ایک دوسرے کے جذبات کو ٹھیس پہنچتی ہے۔"

حضور انور نے جماعت احمدیہ کی پُر امن خواہشات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

"ہماری خواہشات تو یہی ہیں اور مسجد بنانے کا مقصد ہی یہ ہے کہ دنیا اپنے پیدا کرنے والے خدا کو پہچانے اور آپس میں محبت اور پیار اور بھائی چارہ سے رہنے والی ہو تاکہ ہم اس دنیا میں رہنے والے امن اور پیار اور محبت کی فضا میں رہیں اور بجائے فسادوں کے، بجائے جھگڑوں کے، بجائے ایک دوسرے کا حق مارنے کے ایک دوسرے کے حق ادا کرنے والے ہوں۔"

☆...☆...☆

واقفینِ نَو ڈاکٹرز کو جماعت کی خدمت کے لئے پورا وقت افریقہ میں یا کہیں اَور جماعتی ہسپتالوں میں دینا چاہئے

احمدیہ مسلم میڈیکل ایسوسی ایشن کی سالانہ کانفرنس کے موقع پر

امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے انگریزی زبان میں فرمودہ اختتامی خطاب کا اردو ترجمہ

(فرمودہ 21 جنوری 2018ء بروز اتوار بمقام طاہر ہال، بیت الفتوح، مورڈن، یوکے)

ترجمہ: فرخ راحیل

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ

وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الحمدللہ، آپ کو ایک بار پھر اپنی سالانہ کانفرنس منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ میرے خیال میں اس قسم کی کانفرنسز منعقد کرنے میں آپ کافی ماہر ہو گئے ہیں۔ اس لئے مجھے یقین ہے کہ آج کی تقریب سب کے لئے سیر حاصل اور مفید ثابت ہوئی ہو گی۔ لیکن ہمیشہ یاد رکھیں کہ آپ کے اپنے کاموں کے اصل نتائج اور آپ کی خدمت پر آپ کو جج (judge) کیا جائے گا۔

عملی کوشش اور جماعت کی خدمت کے حوالہ سے آپ کی ایسوسی ایشن اللہ تعالیٰ کے فضل سے بعض مثبت کام کر رہی ہے۔ لیکن مَیں کہنا چاہتا ہوں کہ آج کے دن تک مجھے اس بات کا علم نہیں تھا کہ آپ نے دورانِ سال کیا کام کیا ہے۔ اس کے نتائج بہت امید افزا معلوم ہو رہے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ ڈاکٹر مظفر صاحب نے جو کچھ اپنی رپورٹ میں پیش کیا ہے وہ اصل حقیقت پر مبنی ہے اور آپ کے کاموں کی حقیقی تصویر پیش کر رہا ہے۔ اگر آپ مجھے یہ رپورٹ پہلے دیتے تو بہتر ہوتا۔ اس طرح مجھے بھی معلوم ہوتا کہ آپ نے دورانِ سال کیا کیا ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے ملائیشیا (Malaysia) میں وقفِ عارضی کا ذکر کیا ہے۔ مجھے یاد ہے کہ جب ہم ڈاکٹرز کو ملائیشیا بھجوانے کی بات کر رہے تھے تو مَیں نے ڈاکٹر صاحب کو کہا تھا کہ باقاعدگی سے بھیجا کریں۔ لیکن میرا خیال ہے کہ دو(2) ڈاکٹرز بھجوا کر اور 300 مریضوں کے معائنہ کے بعد وہ اب مطمئن ہو گئے ہیں کہ انہوں نے اب کافی کام کر لیا ہے، لیکن یہ کافی نہیں ہے۔

جہاں تک ڈاکٹر شاہ محمد صاحب کا تعلق ہے، انہوں نے ان کے نام کا ذکر کیا ہے کہ وہ گھانا گئے تھے، لیکن وہ وقفِ عارضی کے لئے وہاں نہیں گئے تھے۔ گو وہ وقفِ عارضی کے طور پر گھانا گئے تھے لیکن اُن کو میڈیکل ایسوسی ایشن کی طرف سے نہیں بھیجا گیا تھا۔ بلکہ اُنہیں نصرت جہاں کے آفس نے گھانا بھیجا تھا کہ وہ ایک متبادل ڈاکٹر کے طور پر کام کریں اور انہوں نے وہاں کچھ مہینوں کے لئے کام کیا ہے۔

آپ کی رپورٹ بہت امید افزا معلوم ہو رہی ہے تاہم ابھی بھی آپ کے کئی شعبوں میں کمی ہے۔ چنانچہ آپ کو اس حوالہ سے دونوں حیثیتوں سے یعنی ایسوسی ایشن کی حیثیت سے اور انفرادی حیثیت سے خاص توجہ دینی چاہئے۔ صرف دو سے تین ڈاکٹرز اپنا وقت وقفِ عارضی کے لئے دے رہے ہیں۔ یہ ہرگز کافی نہیں ہے۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ خواتین ڈاکٹرز کی تعداد 87 ہے جبکہ مرد حضرات کی تقریباً 330 ہے۔ اور 330 ڈاکٹرز میں سے صرف 5 یا 6 نے وقفِ عارضی کے لئے ملائیشیا، افریقہ یا پاکستان میں اپنی خدمات پیش کی ہیں، لیکن یہ ہرگز کافی نہیں ہے۔ اس لئے آپ کو یقینی بنانا چاہئے کہ زیادہ سے زیادہ ڈاکٹرز وقفِ عارضی سکیم کے لئے اپنا

وقت دیں۔

یہاں سے احمدی ڈاکٹرز کو اس خاص نیّت اور اس مقصد کے لئے ربوہ کا سفر اختیار کرنا چاہئے کہ وہ ہمارے ہسپتال میں خدمت بجالائیں گے۔ مَیں نے دیکھا ہے کہ آپ اپنی فیملیوں کو ملنے جاتے ہیں اور اس فیملی وزٹ کے دوران ایک یا دو دن ہسپتالز میں وقفِ عارضی کے طور پر کام کرتے ہیں۔ مگر ایسا ہر گز نہیں ہونا چاہئے۔ پس مَیں مکرّر کہتا ہوں کہ یہ ہر گز کافی نہیں ہے۔ جماعت کے ہسپتالوں میں خدمت کرنا آپ کا اوّلین مقصد ہونا چاہئے تا کہ آپ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے ہوں۔ وہ ڈاکٹرز جو وہاں گئے تھے ان میں بھی ایک دو کے علاوہ بیشتر وقفِ عارضی کے لئے پورا وقت نہیں دے رہے۔

آپ کی خدمات کی اشدّ ضرورت ہے کیونکہ ہمارے پاس ربوہ میں ڈاکٹرز کی بہت قلّت ہے۔ اور یہ انتہائی فکرمندی کی بات ہے۔ مثلاً سرکاری حکّام نے فضلِ عمر ہسپتال پر اعتراض اٹھایا ہے، کیونکہ ہمارے پاس وہاں کوئی ماہر ریڈیالوجسٹ (Radiologist) نہیں ہے۔ ہمارے پاس کوئی ماہر امراضِ نسواں (Gynaecologist) نہیں ہے اور نہ ہی ہمارے پاس کوئی ماہر امراض (Pathologist) ہے۔ نیز ربوہ، قادیان اور افریقہ میں جنرل سرجنز (GeneralSurgeons) کے ساتھ دوسرے اطبا اور ماہرین کی بھی بہت زیادہ ضرورت ہے۔

اب ہم گوئٹے مالا (Guatemala) میں ایک بہت بڑا ہسپتال تعمیر کر رہے ہیں۔ بڑا ہونے سے میری مراد تقریباً 25 بیڈز (beds) پر مشتمل ہسپتال ہے جو تعمیر ہونے کے آخری مراحل میں ہے۔ اس کے لئے بھی ڈاکٹرز اور طِبّ کے ماہرین کی بہت ضرورت پڑے گی۔ جہاں تک مَیں جانتا ہوں صرف مغربی ممالک سے تعلق رکھنے والے ڈاکٹرز بآسانی سفر اختیار کر کے وہاں خدمت کر سکیں گے۔ مجلس انصار اللہ یوکے برکینا فاسو میں آنکھوں کا ہسپتال بنا رہی ہے چنانچہ وہاں ہمیں امراضِ چشم کے ماہرین کی ضرورت پڑے گی۔ اس کے لئے آپ کو کوشش کر کے بعض ماہرینِ امراضِ چشم حاصل کرنے چاہئیں جو کم از کم ایک سے تین سال وقفِ عارضی کے لئے جائیں۔

پھر آپ کی اپنی میڈیکل ایسوسی ایشن جیسا کہ ڈاکٹر مظفر صاحب نے ذکر کیا ہے آئیوری کوسٹ (Ivory Coast) میں ایک ہسپتال تعمیر کر رہی ہے۔ آپ اسے تعمیر کرنے اور اس میں ساز و سامان ڈالنے کے قابل تو ہوں گے تاہم آپ کو لازماً یقینی بنانا چاہئے کہ یہ ہسپتال دیر تک قائم رہنے کے قابل بھی ہو۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کو صرف یہ نہیں کرنا چاہئے کہ ہسپتال تعمیر کرنے کی منصوبہ بندی کر لی اور پھر ایک افتتاحی تقریب منعقد کر لی۔ بلکہ آپ لازماً اس بات کو یقینی بنائیں کہ وہاں ماہر ڈاکٹرز اور کارکن بھی موجود ہوں تا کہ یہ ہسپتال اپنے معیار کو قائم رکھتے ہوئے اپنا مقصد بھی پورا کرے اور ترقی بھی کرتا رہے۔

مَیں نے جو ابھی کہا ہے اس کی روشنی میں دنیا بھر میں جماعتی ہسپتالوں کی مدد کے لئے، ان کی ترقی کے لئے اور خدمتِ انسانی کے لئے، اُن کی گنجائش بڑھانے کے لئے آپ کو قلیل مدت اور طویل مدت دونوں

کے لئے منصوبہ بندی کرنی چاہئے۔ قلیل مدت کے لئے آپ ذاتی طور پر خود کو وقفِ عارضی کے لئے پیش کریں۔ صرف اِدھر اُدھر چند ہفتوں کے لئے نہیں بلکہ لمبے عرصہ کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں جس کا عرصہ تین سال پر محیط ہو۔ اس کے ساتھ ساتھ آپ کو موزوں واقفین نَو کی تربیت اور رہنمائی سے جماعتی ہسپتالوں کی مدد کرنی چاہئے تاکہ طویل مدت کے لئے ان ہسپتالوں کا مستقبل محفوظ ہو۔

لہٰذا اپنے آپ کو خدمت کے لئے پیش کرنے کے علاوہ آپ کی ایسوسی ایشن کو شعبہ وقفِ نَو سے رابطہ قائم کرنا چاہئے۔ آپ طِبّ اور ڈاکٹری میں دلچسپی رکھنے والے واقفینِ نَو کو شناخت کریں جن میں ڈاکٹرز بننے کی صلاحیتیں ہیں اور وہ ایسے ہوں جو کُل وقت کے لئے بطور واقفین زندگی خدمت کر سکیں۔ بعض واقفین نَو ڈاکٹرز یہاں اس ہال میں بھی بیٹھے ہیں۔ ان کو آگے آنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اور اپنے وقفِ نَو ہونے کے عہد کو پورا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اور جماعت کی خدمت کے لئے پورا وقت افریقہ میں یا کہیں اَور جماعتی ہسپتالوں میں دینا چاہئے۔ یہ بھی آپ کی ذمہ داریوں اور ڈیوٹیوں کا ایک حصہ ہے۔ آپ کو ایسے طلباء کی رہنمائی کرنی چاہئے اور انہیں اس نیت کے ساتھ نصیحت کرنی چاہئے کہ وہ جماعت کی خدمت کے لئے جائیں اور ہماری ضرورتوں کو پورا کرنے میں مدد کریں۔ اس حوالہ سے جب میڈیکل ایسوسی ایشن شعبہ وقف نَو سے رابطہ کر لے تو شعبہ وقفِ نَو کو میرے سے مزید ہدایات لینی چاہئیں۔ پھر آپ کے ساتھ مل کے ایک پروگرام تشکیل دیں تاکہ اس پروگرام اور منصوبہ بندی کو آگے بڑھایا جاسکے۔

جیسا کہ مَیں نے آپ کو بار بار یاد کرایا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ تعلیم دی ہے کہ انسانی خدمت آپؑ کی بعثت کا ایک بنیادی مقصد تھا۔ اور اس حوالہ سے آپؑ کی جماعت سے توقعات بہت بلند تھیں۔ اس لئے میری امید ہے اور مَیں توقع رکھتا ہوں کہ آپ سنجیدگی سے اس نکتہ پر غور کریں گے اور بہتر نتائج حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔ اور یہ کہ آپ بے نفس ہو کر اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے انسانوں کی خدمت کریں گے۔ یہ آپ کا مشن ہے۔ یہ آپ کا مقصد ہے۔ یہ آپ کا ہدف ہے۔

اللہ تعالیٰ احمدیہ مسلم میڈیکل ایسوسی ایشن یوکے کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلافت احمدیہ کی توقعات پر بہترین انداز میں پورا اترنے کی توفیق دے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی ہر نیک کوشش میں آپ کی مدد کرے۔ آمین۔ اب میرے ساتھ دعا میں شامل ہو جائیں۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"یہ خلافت کی ہی برکت ہے کہ تبلیغ اسلام کا وہ کام جو اس وقت دنیا میں کوئی اور جماعت نہیں کر رہی صرف جماعت احمدیہ کر رہی ہے۔ مصر کا ایک اخبار الفتح ہے، وہ ہماری جماعت کا سخت مخالف ہے مگر اس نے ایک دفعہ لکھا کہ جماعت احمدیہ گو بے شک ہم اسلام کا دشمن خیال کرتے ہیں لیکن اس وقت وہ تبلیغ اسلام کا جو کام کر رہی ہے گزشتہ تیرہ سو سال میں وہ کام بڑے بڑے اسلامی بادشاہوں کو بھی کرنے کی توفیق نہیں ملی۔ جماعت کا یہ کارنامہ محض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل اور تمہارے ایمانوں کی وجہ سے ہے۔ آپ کی پیشگوئیاں تھیں اور تمہارا ایمان تھا۔ جب یہ دونوں مل گئے تو خدا تعالیٰ کی برکتیں نازل ہونی شروع ہوگئیں اور جماعت نے وہ کام کیا جس کی توفیق مخالف ترین اخبار الفتح کے قول کے مطابق کسی بڑے سے بڑے اسلامی بادشاہ کو بھی آج تک نہیں مل سکی۔ اب تم روزانہ پڑھتے ہو کہ جماعت خدا تعالیٰ کے فضل سے روز بروز بڑھ رہی ہے اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو تم اور بھی ترقی کروگے اور اس وقت تمہارا چندہ بیس پچیس لاکھ سالانہ نہیں ہوگا بلکہ کروڑ، دو کروڑ، پانچ کروڑ، دس کروڑ، بیس کروڑ، پچاس کروڑ، ارب، کھرب، پدم بلکہ اس سے بھی بڑھ جائے گا اور پھر تم دنیا کے چپہ چپہ میں اپنے مبلغ رکھ سکو گے۔ انفرادی لحاظ سے تم اس وقت بھی غریب ہوگے لیکن اپنے فرض ادا کرنے کی وجہ سے، ایک قوم ہونے کے لحاظ سے تم امریکہ سے بھی زیادہ مالدار ہوگے۔ دنیا میں ہر جگہ تمہارے مبلغ ہوں گے اور جتنے تمہارے مبلغ ہوں گے، اتنے افسر دنیا کی کسی بڑی سے بڑی قوم کے بھی نہیں ہوں گے۔ امریکہ کی فوج کے بھی اتنے افسر نہیں ہوں گے جتنے تمہارے مبلغ ہوں گے اور یہ محض تمہارے ایمان اور اخلاص کی وجہ سے ہوگا۔ اگر تم اپنے ایمان کو قائم رکھو گے تو تم اس دن کو دیکھ لوگے۔ تمہارے باپ دادوں نے وہ دن دیکھا جب 1914ء میں پیغامیوں نے ہماری مخالفت کی۔ جب میں خلیفہ ہوا تو خزانہ میں صرف سترہ روپے تھے۔ انہوں نے خیال کیا کہ اب قادیان تباہ ہو جائے گا لیکن اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ایسی برکت دی کہ اب ہم اپنے کسی طالب علم کو سترہ روپے ماہوار وظیفہ بھی دیتے ہیں تو یہ وظیفہ کم ہونے کی شکایت کرتا ہے۔"

(خطبہ فرمودہ 19 اکتوبر 1956ء از الفضل 24 اپریل 1957ء صفحہ 5۔ بحوالہ خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی سوونیئر۔ تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان صفحہ 160)
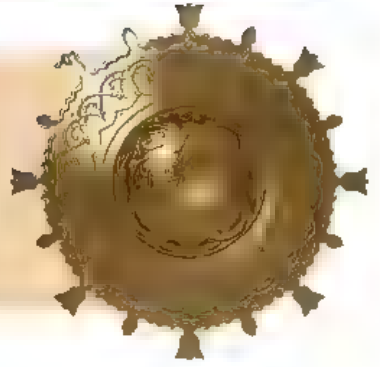
روحانی طبیب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ڈاکٹرز اور اَطباء کے لئے پُر حکمت اور رہنما اصول

(مکرم حنیف احمد محمود صاحب)

(قسط نمبر 2)

ڈاکٹر کے لئے اچھا سامع ہونا بھی ضروری ہے

ڈاکٹر کو مریض کی بات خوش اخلاقی کے ساتھ سننی چاہئے۔ ایسا کرنے سے مریض کی آدھی کوفت جاتی رہتی ہے۔ آدھا مرض ٹھیک ہو جاتا ہے۔ مریض کو گاہک (Customer) تو نہیں ہوتا۔ اس شعبہ کا تعلق تو خالصتاً خدمت انسانیت سے ہے تاہم MBA کے کورس کا یہ اہم فقرہ مد نظر رہنا چاہئے:

Customer is always right

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اندر یہ بات کُوٹ کُوٹ کر بھری ہوئی تھی کہ آپ اپنے گرد جمع ہونے والے احباب کی بات بہت غور سے سنا کرتے تھے۔ اور کسی کی بات کو کاٹتے نہ تھے۔

(شمائل ترمذی،باب ماجاء فی خلق الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ 371)

تحمل اور بردباری سے جواب دینا

ایک ڈاکٹر کے لئے اچھا سامع ہونا ہی اچھا نہیں بلکہ روحانی طبیب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نسخہ لکھتے وقت ہمدردی

کے بول بولنا، تسلی دینا اور دعائیں دینا بھی ایک اچھے کامیاب ڈاکٹر کا خاصہ ہے۔ نسخہ لکھ کر ٹھہر ٹھہر کر مریض کو سمجھانے سے مریض کو حوصلہ ملتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بات کو دوہرایا کرتے تھے۔ شمائل ترمذی میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گفتگو کے انداز کے تحت لکھا ہے کہ آپ ایسا کلام فرماتے جو واضح اور ہر لفظ الگ الگ ہوتا۔ وسیع مطالب ومعانی پر مشتمل ہوتا۔ آپ بات کو تین دفعہ دہراتے بلکہ اپنے ہاتھ کو اپنی بات کے مطابق حرکت بھی دیتے تا سامع بات کو اچھی طرح سمجھ سکے۔

(شمائل ترمذی،باب کیف کان کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ 209)

اس سلسلہ میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک رہنما اصول ان الفاظ میں ملتا ہے، آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ لوگوں سے ان کے معیار کے مطابق کلام کرو۔

غریب اور امیر کو برابری کی سطح پر دیکھیں

میڈیکل شعبے سے منسلک تمام افراد کو برابری کی سطح پر مریضوں کا معائنہ کرنا چاہئے۔ مریض امیر ہو یا غریب ہو ایک ڈاکٹر اور نرس کے لئے برابر ہیں بلکہ غریب مریض کی دعائیں پیرا میڈیکل سٹاف کے لئے سرمایہ ہے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے متعلق فرمایا کرتے تھے کہ مجھے غربا اور کمزور طبقہ کے لوگوں میں تلاش کرو۔ (بخاری و ابو داؤد) تاریخ نے یہ ایمان افروز واقعہ محفوظ کیا ہے کہ ایک شخص اپنے گھر سے افراد خانہ کو یہ کہہ کر نکلا کہ اگر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھے غربا میں نظر آیا تو میں ضرور بیعت کرلوں گا۔ وہ جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینے کی گلیوں میں ڈھونڈتا ہوا اسی جگہ پہنچا جہاں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم موجود تھے اور آپ ﷺ کو غربا اور کمزور طبقہ کے لوگوں کے جھمگٹے میں پایا تو فوراً لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا اظہار کرتا رہا۔ اسی طرح مسجد نبوی کی صفائی کرنے والی خاتون جب بیمار ہو کر وفات پا گئی اور صحابہؓ نے اسے دفنا دیا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اس حادثہ کا علم ہوا تو فوراً اس کی قبر پر پہنچے اور دعا کی اور بار بار فرماتے تھے کہ مجھے کیوں نہیں بتلایا۔ مجھے کیوں نہیں بتلایا۔

ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب تحریر فرماتے ہیں: "میں ڈاکٹری کے

امتحان میں کامیاب ہو کر قادیان گیا۔ چنانچہ مجھے ملازمت کا حکم بھی وہیں پہنچا۔ حکم لیتے ہی فوراً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ مجھے کوئی نصیحت فرمائیں۔ آپ نے فرمایا: "تمہارا تعلق لوگوں کے جسموں کے ساتھ ہوگا نہ ان کی روحوں کے ساتھ۔ اس لئے تمہاری نظر میں جو شخص تمام رات خداتعالیٰ کی عبادت کرتا ہے اور جو دن رات خدا کو گالیاں دیتا ہے ایک ہونے چاہئیں۔" (الفضل 6 مئی 2000ء)

مریض کو سرسری نگاہ سے نہ دیکھنا چاہئے

روحانی اور مادی طبیب میں ایک قدرے مشترک بات یہ ہے کہ وہ کسی کو بھی سرسری نگاہ سے نہ دیکھے۔ دل کی گہرائیوں سے ملے اور آنے والے کو یہ تاثر نہ ملے کہ اس نے مجھے پوری توجہ سے نہیں دیکھا۔

ایک بار نیلا گنبد لاہور کے ایک سائیکل مرچنٹ نے اپنا بیمار بچہ حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحبؓ کو راستہ میں دکھایا۔ آپ نے مختصر نسخہ تجویز فرمایا۔ لواحقین بچے کے بخار میں اضافہ دیکھ کر شام کو دوبارہ گھر دکھلانے کے لئے لائے۔ آپ نے تمام حالات سن کر فرمایا: "نورالدین نے ساری عمر کسی مریض کو سرسری نہیں دیکھا۔ آپ وہی نسخہ دیں بچہ انشاء اللہ تعالیٰ ٹھیک ہو جائے گا۔"

(بیاضِ نورالدین صفحہ 26 از الفضل 16 نومبر 2007ء)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ ایک شخص نے اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ اپنے قبیلہ کا بُرا شخص ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اسے اجازت مرحمت فرمائی اور اس کے ساتھ نہایت نرمی سے گفتگو فرمائی۔ اس کے چلے جانے پر حضرت عائشہؓ نے پوچھا کہ جب آیا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا بہت بُرا شخص آیا ہے مگر گفتگو آپ ﷺ نے بڑے نرم لہجہ اور تحمل سے کی تو فرمایا۔ عائشہ تو نے مجھے کب بد اخلاق پایا تھا۔

(شمائل ترمذی صفحہ 367)

لیکن ایک احتیاط اختیار کرنے کی نصیحت تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار سے بھی ملتی ہے آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ جب تم کسی کوڑھی سے بات کرو تو اپنے اور اس کے درمیان ایک سے دو تیر کے برابر فاصلہ رکھا کرو۔

(ابو نعیم از طب نبوی اور جدید سائنس جلد اول صفحہ 21 از ڈاکٹر خالد غزنوی)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام فرماتے ہیں:

"طبیب اور ڈاکٹر کو چاہئے کہ وہ علاج معالجہ کرے اور ہمدردی دکھائے لیکن اپنا بچاؤ رکھے۔ بیمار کے بہت قریب جانا اور مکان کے اندر جانا اس کے واسطے ضروری نہیں ہے وہ حال معلوم کر کے مشورہ دے۔ ایسا ہی خدمت کرنے والوں کے واسطے بھی ضروری ہے کہ اپنا بچاؤ بھی رکھیں اور بیمار کی ہمدردی بھی کریں۔"

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 192۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

فالو اَپ مزید ہمدردی کا موجب ہوتا ہے

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم جو روحانی طبیب تھے اپنے سے تعلق رکھنے والے، میل جول رکھنے والے احباب کا حال احوال دریافت فرمایا کرتے تھے۔ آپ ﷺ کے متعلق احادیث میں درج ہے کہ آپ ﷺ صبح کی نماز کے معاًبعد حاضرین کی طرف اپنا رخ مبارک پھیر لیتے اور حاضرین یعنی نمازیوں کا جائزہ لیتے اور جو دوست نماز پر نہ آئے ہوتے ان کے گھروں میں جا کر تیمارداری کرتے اور حال احوال پوچھتے۔

آج کے دور میں جب کہ پریشانیوں اور غذائیں خالص نہ ملنے کی وجہ سے بیماریاں بہت بڑھ گئی ہیں اور مریضوں کی تعداد میں خاطر خواہ اضافہ ہو گیا ہے۔ ایک ڈاکٹر اور طبیب کے لئے اپنے مریضوں کا Follow Up کرنا قدرے مشکل نظر آتا ہے۔ تاہم ہر ممکنہ کوشش کرنی چاہئے۔ کچھ عرصہ پہلے تک ڈاکٹر حضرات مریضوں سے باقاعدہ رابطہ رکھا کرتے تھے۔ حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحبؓ (خسر حضرت مصلح موعودؓ) کے متعلق آتا ہے کہ آپ کو قادیان میں ایک دوست نے شدید سردی کی رات میں اپنی اہلیہ کے معائنہ کے لئے بلوایا۔ آدھی رات گزر چکی تھی۔ مریضہ کی حالت بہت خراب تھی۔ آپ ایک ڈیڑھ میل کا فاصلہ طے کر کے مریضہ کے معائنہ کے لئے پہنچے۔ مریضہ کا معائنہ کر کے دوا دی اور فرمایا کہ ایک گھنٹہ تک پھر دورہ کا امکان ہے۔ میں یہیں ٹھہرتا ہوں۔ گھر کے مالک نے اصرار کر کے واپس بھجوا دیا۔ کیونکہ گھر میں صرف ایک کمرہ تھا۔

حضرت ڈاکٹر خلیفہ صاحبؓ نے عین ایک گھنٹہ کے بعد گھر کے دروازہ پر دستک دے دی۔ حضرت ڈاکٹر صاحب کو دروازہ پر موجود پا کر مالک بہت حیران و پریشان ہوا۔ پوچھنے پر فرمایا کہ مجھے مریضہ کی علالت کی فکر تھی میں باہر جانوروں کی چارہ والی جگہ پر بیٹھ گیا تھا۔ اور جب ڈاکٹر صاحب دوبارہ معائنہ کے لئے حاضر ہوئے اس وقت واقعتاً مریضہ کی حالت بہت خراب ہو چکی تھی۔ آپ کے Follow Up کی وجہ سے مریض تندرست و صحت یاب ہو گیا۔

(سیرت و سوانح حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صفحہ 135)

مرا مقصود و مطلوب و تمنا خدمتِ خلق است

ڈاکٹری شعبہ کو پیشہ کا نام صرف سمجھانے کی خاطر دیا جانا چاہئے۔ اصل کام تو خدمتِ انسانیت اور خدمت خلق ہے۔ اور اس کی خاطر مال اور وقت اور اپنی تمام تر استعدادوں کو بروئے کار لانا انفاق فی سبیل اللہ کے

زمرہ میں آتا ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پر جب پہلی وحی نازل ہوئی اور آپ ﷺ گھبراہٹ کے عالم میں اپنے گھر تشریف لائے اور حضرت خدیجہؓ سے کپڑا اوڑھنے کو فرمایا تو حضرت خدیجہؓ نے آپ ﷺ کی گھبراہٹ دیکھ کر عرض کیا تھا کہ: "خدا کی قسم! اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی رسوانہ کرے گا۔ آپ ﷺ صلہ رحمی کرتے ہیں، کمزوروں کا بوجھ اٹھاتے ہیں۔ جو خوبیاں معدوم ہو چکی ہیں ان کو جاری فرماتے ہیں اور مہمان نوازی کرتے ہیں۔"

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے ایک موقع پر اس کا حوالہ دے کر یہ نصیحت فرمائی ہے کہ آج بھی اگر ہم ان اوصاف اور عادات حمیدہ کو اپنائیں گے تو جماعت احمدیہ کے لئے اب بھی حفاظت کی ضمانت موجود ہے۔

رکھی تھی کہ قادیان میں کوئی غریب مریض ہو تو مجھے ضرور بتادیا کریں۔ میں اسے گھر جاکر دیکھ لیا کروں گا۔

اور یہی عمر بڑھانے کا وہ کارگر نسخہ ہے جو قرآن کریم میں بیان ہوا ہے۔ سیرالیون کے ایک احمدی ڈاکٹر ادریس بنگورا سے مختلف نسخوں پر ایک دفعہ بات ہو رہی تھی۔ تو مجھے مخاطب ہو کر کہنے لگے کہ کیا میں عمر بڑھانے کا نسخہ نہ بتاؤں۔ میں نے خوشی خوشی اس امر کا اظہار کیا کہ جلدی بتلائیں تو فوراً کہنے لگے کہ جو لوگ دوسروں کو نفع پہنچاتے ہیں اور مفید ہو جاتے ہیں۔ ان کی عمر دراز ہوتی ہے اور ساتھ میں آپ نے حضرت چوہدری سر محمد ظفراللہ خان صاحبؓ کو بطور مثال پیش کیا۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم تو ہر وقت خدمت خلق پر کوشاں رہتے تھے۔ ایک دفعہ ایک بڑھیا کا بوجھ اٹھاکر اس کے گھر تک چھوڑ آئے اور جب آپ سامان چھوڑ رہے تھے تو اس بوڑھی عورت نے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ اے نوجوان! یہاں محمد نامی ایک شخص ہے جو جادوگر ہے اس سے محفوظ رہنا۔ جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ نوجوان میں ہی ہوں تو فوراً کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوگئی۔

"بوجھ" کا لفظ بہت وسیع ہے۔ اس سے مادی بوجھ کے ساتھ ساتھ مالی بوجھ بھی مراد لیا جاسکتا ہے جو اس شعبہ سے متعلق افراد کو غرباء و مستحقین کا برداشت کرنا ہوتا ہے۔

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحبؓ نے قادیان میں یہ ہدایت دے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی لمبی عمر پانے کا نسخہ بھی تحریر فرمایا ہے کہ "انسان کو لازم ہے کہ وہ خَيْرُ النَّاسِ مَنْ يَّنْفَعُ النَّاسَ بننے کے واسطے سوچتا رہے۔"

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 353۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

خدمت انسانیت اور خدمت خلق کے تحت اس امر کا بھی ذکر ضروری ہے کہ شعبہ ڈاکٹری سے منسلک افراد 24 گھنٹے کے لئے وقف ہیں۔ گو آج کل حالات اجازت نہیں دیتے کہ وہ گھروں کا Visit کریں۔ تاہم مریض سے رابطہ اور ان کے لئے دوائی تجویز کرنے کے اور طریق بھی تو ہیں۔ کہتے ہیں چار میم یعنی مریض، موت، مسافر اور مہمان کے آنے کا وقت مقرر نہیں ہے۔ اس لئے ڈاکٹر اور طبیب 24 گھنٹے کے لئے

وقف ہے اور یہی طریق ہمارے آقاو مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا۔ اور وہ اپنے آپ کو 24 گھنٹے کے لئے وقف سمجھتے تھے بلکہ عملاً تھے بھی۔ اور اپنے آرام پر مخلوق خدا کے آرام کو ترجیح دیتے۔

حضرت جریر بن عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ جب سے مَیں اسلام لایا مجھے کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ملاقات سے نہیں روکا۔ آپ ﷺ جب بھی مجھے دیکھتے تبسم فرماتے۔

(شمائل ترمذی، باب فی ضحک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ 216)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی باوجود بے انتہا دینی مصروفیات کے غریب اور گنوار عورتوں کا علاج خوب کیا کرتے تھے۔ حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹیؓ کی زبانی یہ دلچسپ واقعہ بیان ہوا ہے آپ فرماتے ہیں:

"بعض اوقات دوا پوچھنے والی گنواری عورتیں زور سے دستک دیتی ہیں۔ اور اپنی سادہ اور گنواری زبان میں کہتی ہیں "مر جاجی جرا بوا کھولوتاں" حضرت اس طرح اٹھتے ہیں جیسے مطاع ذی شان کا حکم آیا ہے اور کشادہ پیشانی سے باتیں کرتے اور دوا بتاتے ہیں۔ ہمارے ملک میں وقت کی قدر پڑھی ہوئی جماعت کو بھی نہیں۔ تو پھر گنوار تو اور بھی وقت کے ضائع کرنے والے ہیں۔ ایک عورت بے معانی بات چیت کرنے لگ گئی ہے اور اپنے گھر کا رونا اور ساس نند کا گلہ شروع کر دیا ہے۔ اور گھنٹہ بھر اسی میں ضائع کر دیا ہے۔ آپ وقار اور تحمل سے بیٹھے سن رہے ہیں۔ زبان سے یا اشارہ سے اس کو کہتے نہیں کہ بس اب جاؤ دوا پوچھ لی۔ اب کیا کام ہے۔ ہمارا وقت ضائع ہوتا ہے وہ خود ہی گھبرا کر کھڑی ہوتی اور مکان کو اپنی ہوا سے پاک کرتی ہے۔ ایک دفعہ بہت سی گنواری عورتیں بچوں کو لے کر دکھانے آئیں اتنے میں اندر سے بھی چند خدمت گار عورتیں شربت شیرہ کے لئے برتن ہاتھوں میں لئے آنکلیں اور آپ کو دینی ضرورت کے لئے ایک بڑا اور اہم مضمون لکھنا تھا، اور جلد لکھنا تھا میں اتفاقاً جانکلا۔ کیا دیکھتا ہوں۔ حضرت کمربستہ اور مستعد کھڑے ہیں جیسے کوئی یورپین اپنی دنیوی ڈیوٹی پر چست اور ہوشیار کھڑا ہوتا ہے۔ اور پانچ چھ صندوق کھول رکھے ہیں اور چھوٹی چھوٹی شیشیوں اور بوتلوں میں سے کسی کو کچھ اور کسی کو کوئی عرق دے رہے ہیں۔ اور کوئی تین گھنٹے تک یہی بازار لگا رہا۔ اور ہسپتال جاری رہا۔ فراغت کے بعد مَیں نے عرض کیا: حضرت یہ تو بڑی زحمت کا کام ہے اور اس طرح بہت سا قیمتی وقت ضائع ہو جاتا ہے۔ اللہ اللہ کس نشاط اور طمانیت سے مجھے جواب دیتے ہیں کہ یہ بھی تو ویسا ہی دینی کام ہے۔ یہ مسکین لوگ ہیں۔ یہاں کوئی ہسپتال نہیں۔ میں ان لوگوں کی خاطر ہر طرح کی انگریزی اور یونانی دوائیں منگوار کھا کرتا ہوں۔ جو وقت پر کام آجاتی ہیں اور فرمایا یہ بڑے ثواب کا کام ہے۔ مومن کو اِن کاموں میں سست اور بے پرواہ نہیں ہونا چاہئے۔"

(سیرت مسیح موعود از حضرت عبدالکریم صاحب سیالکوٹی صفحہ 02-12)

(باقی آئندہ)..............................

تبرکات

"ہمیشہ سلسلہ کے کاموں کو عزت کی نگاہ سے دیکھو"

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"یاد رکھو اگر تم میں سے کسی کو سلسلہ کے کسی کام کے لئے مقرر کیا جائے تو اُس کا اُس سے بھاگنا سخت غلطی ہے۔ تم سلسلہ کے کام کی سرانجام دہی میں ہرگز کوتاہی نہ کرو بلکہ اُسے اپنی عزت کا موجب سمجھو۔ **اگر تم سلسلہ کے کاموں کو عزت والا قرار دوگے تو خدا تعالیٰ بھی تمہیں عزت والا بنادے گا۔..... تھوڑے عرصہ میں ہی احمدیت دنیا پر غالب آنے والی ہے اور اس کے آثار خدا تعالیٰ کے فضل سے نظر آ رہے ہیں۔** بڑے بڑے لوگوں کی توجہ احمدیت کی طرف ہو رہی ہے۔ یہ بڑے بڑے لوگ جس علاقہ سے بھی آئیں گے وہ احمدیت کو زیادہ معزز سمجھیں گے اور احمدیت کی وجہ سے انہیں اور عزت حاصل ہوگی لیکن جو لوگ سلسلہ کے کاموں میں شریک ہونے کو ذلّت اور وقت کا ضیاع سمجھیں گے ان کے علاقہ میں عزت دیر سے آئے گی۔ اور اگر وہ عزت آگئی تو جن لوگوں نے اپنے وقت میں سلسلہ کی خدمت میں کوتاہی کی ہوگی ان کی اولادیں اس عزت سے محروم کر دی جائیں گی۔ پس آئندہ کے لئے احتیاط کرو اور **ہمیشہ سلسلہ کے کاموں کو عزت کی نگاہ سے دیکھو۔ تم میں سے کسی کو سلسلہ کے کسی کام کے لئے مقرر کیا جائے تو وہ سمجھے کہ خدا تعالیٰ نے اُسے بہت بڑے خطاب سے نوازا ہے۔**"

(خطابات شوریٰ جلد سوم صفحہ 603۔ ایڈیشن اکتوبر 2015ء، مطبوعہ قادیان)